وزارت مذہبی امور سے منظور شدہ

سفر سعادت

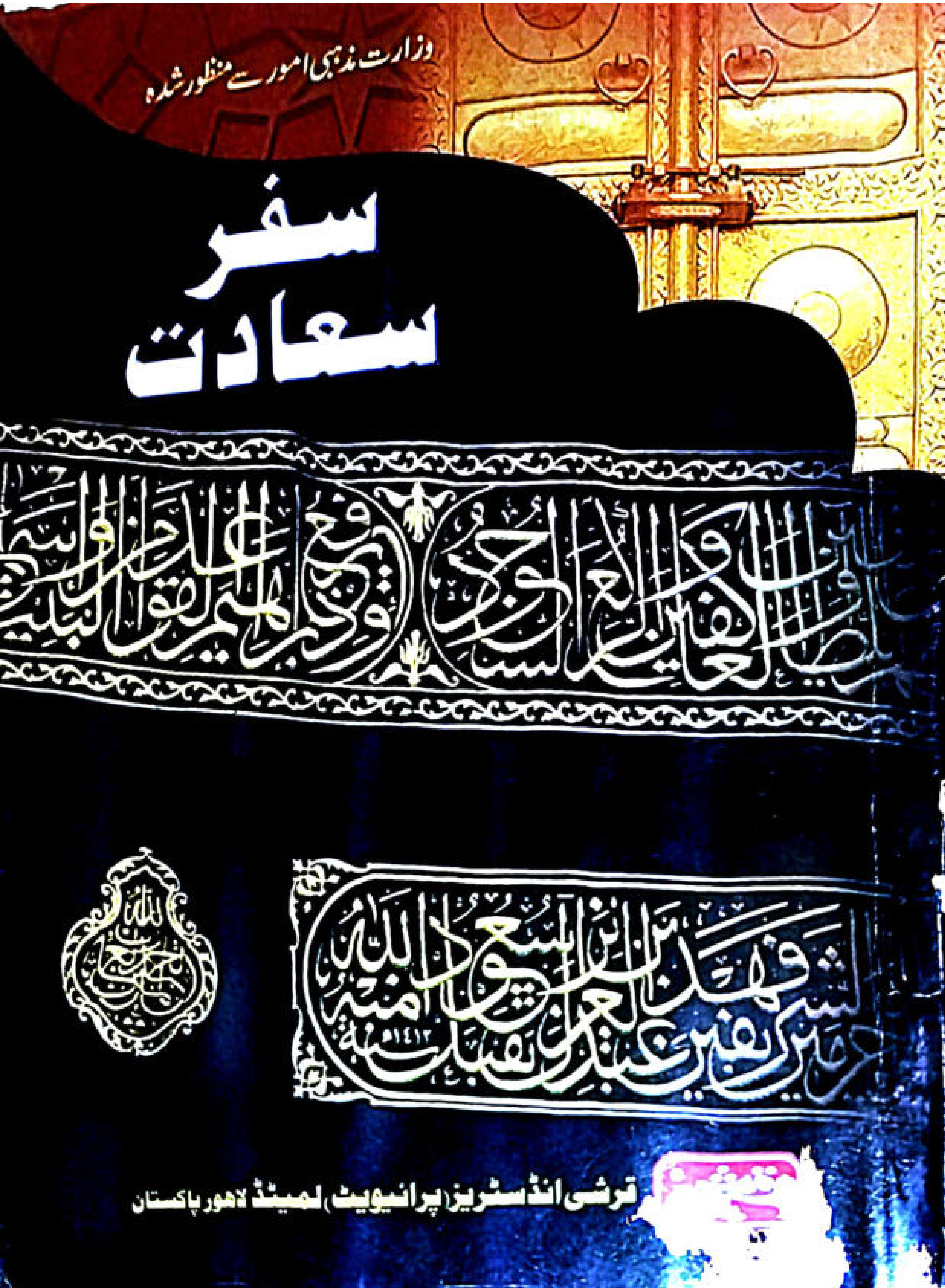

قریشی انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور پاکستان

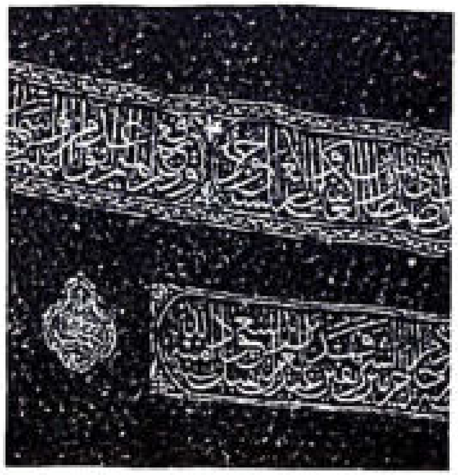

سفرِ سعادت

عمرہ، حج اور زیارت پر جانے والے خوش
نصیبوں کے لیے

راہنما کتاب

قرشی انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور پاکستان

تصدیق نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقم الحروف نے قرشی انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور پاکستان کی شائع کردہ کتاب ''سفرِ سعادت'' کا مطالعہ کیا ہے- جہاں جہاں ضروری سمجھا مشورہ بھی دیا ہے- بحمدہ تعالیٰ اب پورے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ اس میں دیئے گئے مسائل درست اور طریقہ صحیح ہے- عازمین حج سے درخواست ہے کہ اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اس کے ناشر اور طابع قرشی انڈسٹریز کی دینی اور دنیوی کامیابیوں اور اس ناچیز کے حق پر خاتمہ کے لیے بھی دعا فرمائیں- اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے-

آمین یارب العالمین دعاؤں کے طلبگار

مولانا محمد عبید اللہ

مولانا فضل الرحیم

مرکز العلوم الاسلامیہ
الجامعۃ الاشرفیہ رجسٹرڈ
لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سال اشاعت	تعداد
1995	20,000
1996	40,000
1997	40,000
1998	60,000
1999	63,000
2000	70,000
2001	73,000
2002	80,000
2003	80,000
2004	80,000
2005	80,000

ہدیہ ..... فی سبیل اللہ

ناشر: قرشی انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ہیڈ آفس: جام شیریں بلیوارڈ 15 جی گلبرگ-III' لاہور۔

فون: 111-200-300 فیکس: 042-583-4057

ای میل: headoffice@qarshi.com

ویب سائٹ: http:\\www.qarshi.com

قرشی لاہور آفس: پوسٹ آفس قرشی نیو شالیمار ملتان روڈ' لاہور

فون: 7463134-5 فیکس: 7463137

ای میل: rnd@qarshi.com

قرشی فاؤنڈیشن پاکستان 9 علی بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور

فون: 5862940 فیکس: 5863040

ای میل: qarshifoundation@hotmail.com

پیش لفظ

☆ پاکستان سے ہر سال ایک لاکھ سے زائد مسلمان فریضہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

☆ فریضہ حج ادا کرنے والوں کی اکثریت کم تعلیم یافتہ اور ناخواندہ افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔

☆ حجاج کرام کی راہنمائی کے لیے عمرہ اور حج کی ادائیگی کے ضمن میں ایک راہنما کتاب کی ضرورت تھی۔

☆ اس وقت مارکیٹ میں دستیاب کتب سائز، ضخامت اور لمبی چوڑی عربی دعاؤں اور مسائل کو سمجھنے کے اعتبار سے ہر حاجی کی مناسب راہنمائی نہیں کرتیں لہذا ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس میں عمرہ اور حج کا طریقہ آسان اور عام فہم زبان میں تحریر ہو اور ترتیب وار ہو۔

☆ عمرہ اور حج کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں مختصر اور آسان ہوں جنہیں پڑھنا اور یاد رکھنا ہر اس شخص کے لیے جو حج پر جارہا ہے، آسان ہو۔

☆ کتاب اس قدر جامع ہو کہ ہر حاجی حج کی درخواست دینے کے بعد سے حج کی واپسی تک کی معلومات اس سے حاصل کر سکے۔

☆ کتاب کا سائز اور ضخامت اتنی ہو کہ اسے ہر حاجی آسانی کے ساتھ اپنے ساتھ رکھ سکے۔

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	فلسفہ حج	1
2	دعا	2
3	تلبیہ، تیسرا کلمہ	3
4	مختصر قرآنی دعائیں	4
	عمرہ وحج کی تیاری	
5	عمرہ وحج کی تیاری	7
6	میقات	8
7	ضروری ہدایات	10
8	مقامات مقدسہ	17
9	اصطلاحات	19
10	احرام کی پابندیاں	27
	عمرہ ایک نظر میں	
11	عمرہ ایک نظر میں	32
12	عمرہ کے فرائض، احکامات اور احرام باندھنے کا طریقہ	33
13	عمرہ کی نیت	34
14	عمرہ کی ادائیگی کا طریقہ	36
15	نیت وطواف	37
16	مسائل طواف وسعی	47
17	حرم شریف، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں نماز کے مسائل	51
	حج	
18	حج	62
19	عورت کے لیے محرم یا شوہر کی شرط	63
20	عورت کا احرام	65
21	نابالغ کا احرام	67
22	احرام	68
23	احرام کے مسائل	69
	مناسک حج ایک نظر میں	
24	مناسک حج ایک نظر میں	75
25	حج کی ترتیب	77
26	فرائض حج	78
27	حج کی ادائیگی کا طریقہ	81
28	حج کا دوسرا دن	83
29	حج کا تیسرا دن	87
30	حج کا چوتھا دن	94
31	حج کا پانچواں دن	95
32	حج کے بعد مکہ مکرمہ کی زیارتیں	98
	مدینہ منورہ کا سفر	
33	مدینہ منورہ کا سفر	103
34	دربار رسالت ﷺ کی فضیلت	109
35	مدینہ منورہ میں اہم مقامات کی زیارتیں	118
36	مدینہ شریف سے رخصت	129

فلسفہ حج (حج کی روح)

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جسے اللہ تعالی نے صاحب استطاعت عاقل، بالغ، تندرست مسلمان مرد و عورت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض قرار دیا ہے۔ دراصل حج ایک جامع عبادت ہے جس میں بڑی گہری معاشرتی اور تمدنی مصلحتیں کارفرما ہیں۔ حج کے ایام میں امیر و غریب، شاہ و گدا تمام زبانوں، رنگ و نسل اور ہر حیثیت کے لوگ ایک ہی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ ایک ہی طرح کی عبادت کرتے ہیں، ایک ہی طرح کا لباس پہنتے ہیں، ایک ہی طرح کے بستر یعنی زمین پر سوتے ہیں، الغرض ہر شخص اپنے رب کے دربار میں عجز و انکساری کی تصویر بنا نظر آتا ہے۔ حاجی کے لیے ضروری ہے کہ وہ سفر پر روانہ ہونے سے لے کر واپسی تک کے مرحلہ میں تکالیف اور پریشانیوں کا صبر و تحمل، ہمت و حوصلہ اور مجاہدانہ جذبہ کے ساتھ مقابلہ کرے۔ درحقیقت حج کے سفر اور حج کے دوران تمام تر صعوبتوں اور ناگوار خاطر تکالیف کو نہایت خوشی کے ساتھ برداشت کرنے کا نام ہی حج ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کے راستہ میں تکالیف اٹھانا جہاد میں تکلیفیں اٹھانے کے برابر ثواب ہے۔ یہی حج کا فلسفہ اور اصل روح ہے۔ حج کا ارادہ کرنے سے پہلے یہ اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ میں اس کے دربار میں حاضر ہونے جا رہا ہوں جو ہماری نیتوں اور ارادوں سے واقف ہے۔ اس سے ہمارا کوئی فعل پوشیدہ نہیں ہے لہذا ایسا کوئی فعل ہرگز نہیں کرنا چاہیے جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی نفی ہوتی ہو اور نہ کوئی ایسی حرکت کرے جس سے اللہ کی مخلوق کو آپ کے ہاتھ، زبان یا کسی فعل سے اذیت یا تکلیف پہنچے، حج پر روانگی سے پہلے یہ سمجھے کہ آقا کی طلبی پر غلام اس کے آستانے پر حاضری کا قصد کرتا ہے۔ دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے اس کے بعد درود شریف پڑھے، اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے۔ دل میں گذشتہ گناہوں پر نادم ہو۔ آئندہ کے لیے پختہ ارادہ کرے کہ پھر ایسا کبھی نہیں کرے گا۔ لہذا اگلے صفحات پر حجاج کرام کے لیے ہدایات تجویز کر دی گئیں ہیں جن پر عمل کر کے آپ اللہ اور اس کی مخلوق کو راضی کر سکیں گے۔ امید ہے کہ آپ نہ صرف خود اس پر عمل کریں گے بلکہ دوسروں کو بھی پیار و محبت کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کریں گے۔

دعا

اے اللہ خالق و مالک رحمٰن ورحیم غفور وکریم! آج بیت اللہ کے اس مبارک موقع پر دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمان تیرے یہ عاجز بندے تیرے بلاوے پر تیرے حکم کے مطابق تیرے گھر میں حاضر ہیں- اپنے گناہوں پر نادم وشرمسار ہو کر تجھ سے عفوودرگزر کی دعا مانگتے ہیں- یہ تیرا ہی فضل وکرم ہے کہ تونے ہمیں حرم شریف اور روضۃ الرسول ﷺ پر حاضری کی توفیق عطا فرمائی- اے رب العالمین کثرت جذبات سے ہماری آنکھیں اشکبار ہیں- ہم تیرے دربار پر ہاتھ پھیلائے ہوئے اپنے لئے اپنے بزرگوں، عزیز واقارب، دوست واحباب اور تمام مسلمانوں کے لیے بخشش اور مغفرت کی دعا مانگتے ہیں- اے اللہ تو ہماری اس دعا اور توبہ کو اپنے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل قبول فرما- ہمیں بخش دے، ہمیں معاف فرما دے- اے اللہ میں صدق دل سے اپنے دشمنوں کو معاف کرتا ہوں اور جن لوگوں کے خلاف میرے دل میں کینہ ہے اسے دور فرما- رب کریم مجھے بغض، کینہ، حسد اور لالچ سے بچا- لوگوں سے بھلائی کرنے کی توفیق دے- اے رب ذوالجلال مسلمانان عالم آج جن پریشانیوں اور مسائل سے دوچار ہیں- یہ ہماری کوتاہیوں کا نتیجہ ہے- اے پروردگار مسلم امہ کو اتحاد ویکجہتی کی دولت سے نواز- ان کے دلوں میں جو کدورتیں اور نفرتیں پائی جاتی ہیں انہیں دور فرما کر ہمیں شیر وشکر فرما دے، ہمارے دلوں کو نور ایمان سے بھر دے- اے اللہ ہمارے ملک پاکستان کو ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ فرما- ہم نے یہ ملک تیرے احکامات اور سنت نبوی ﷺ کو جاری وساری کرنے کیلئے حاصل کیا تھا- مولا کریم ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اپنے عہد کو ایفا کر سکیں- ہمیں اور حکمرانوں کو ملک وقوم کی بے لوث خدمت کرنے کی توفیق دے- ہمیں اپنے وسائل سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنا اور ہمیں پاکستان کے لیے جان ومال ایثار کرنے کی توفیق دے-

حجاج کرام سے التماس ہے کہ قریشی فاؤنڈیشن جو تعلیم اور صحت کے میدان میں ملکی ترقی کیلئے کوشاں ہے- خاندان قریشی، قریشی انڈسٹریز، قریشی ریسرچ انٹرنیشنل اور اس میں کام کرنے والے ساتھیوں کو جن کی محنت اور خلوص نیت سے یہ کتاب آپ تک پہنچی ہے انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں- شکریہ

اقبال احمد قریشی

تلبیہ

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ

الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ○

ترجمہ:- اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں- بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں-

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ پاک (بے عیب) ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت نیکی کی اور گناہ سے بچنے کی سوائے اللہ کی مدد سے جو بہت بلند شان اور عظمت والا ہے-

مختصر قرآنی دعائیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ ۝

ترجمہ:- اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ۝

ترجمہ: اے میرے رب (میری خطائیں) معاف فرمادے اور مجھ پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۝

ترجمہ:- اے میرے رب! مجھے بھی نماز کا (خاص) اہتمام رکھنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی- اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما۔

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ۝

ترجمہ:- اے ہمارے پالنے والے! میری اور میرے ماں باپ کی اور تمام مومنوں کی بھی مغفرت فرمادے حساب قائم ہونے کے دن کے لیے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ ؕ

ترجمہ:- تیرے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے (ہر عیب سے) اس میں شک نہیں کہ میں قصوروار ہوں۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ؕ

ترجمہ:- اے میرے رب، میرا علم بڑھا دیجئے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بہتری عنایت کر اور آخرت میں بھی بہتری عطا ہو اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا لے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ؕ

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! تیری ہدایت جو ہمیں مل چکی اس سے ہمارے دلوں کو مت موڑ اور ہمیں رحمت خاص اپنے پاس سے بخش دے تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے سو ہمیں بخشش عطا فرما دے اور ہم پر رحمت فرما اور تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

عمرہ و حج کی تیاری

عمرہ وحج کی تیاری

۱- اپنی نیت کا بڑی احتیاط سے جائزہ لیجئے- خالصتہً اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی خوشنودی، قبولیت عمرہ وحج کی شرط اول ہے-

۲- اپنے چھوٹے بڑے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کیجئے-

۳- حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام کیجئے-

۴- اپنی نماز کی ادائیگی کے علاوہ نماز جنازہ بھی یاد کیجئے اور نماز پنجگانہ جماعت سے ادا کرنے کی پابندی کیجئے-

۵- خوب اچھی طرح جان لیجئے کہ سفر حج روحانی طور پر بڑا پر کیف ہے لیکن جسمانی طور پر مشقت طلب ہے- لہذا ابھی سے خود کو مشقت کا عادی بنا لیجئے- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ حاجی کو اس کی مشقت کے مطابق ثواب ملتا ہے-

۶- سفر سے ایک دو دن پہلے حجامت وغیرہ بنوالیں- ناخن کٹوالیں- مونچھیں ترشوالیں- غیر ضروری بال صاف کرلیں-

۷- سامان کی پڑتال کرلیں- ضروری کاغذات چیک کرلیں-

۸- دوران سفر صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں-

میقات

حضرت نبی اکرم ﷺ نے ہر طرف سے آنے والوں کے لئے جو مکہ معظمہ میں داخل ہونا چاہیں کچھ جگہیں مقرر کر دی ہیں کہ احرام کے بغیر ان سے آگے نہ بڑھیں انہیں کو مواقیت کہتے ہیں جو میقات کی جمع ہے۔ ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے وہ حضرات جو سمندری جہاز کے ذریعہ سفر کرتے ہیں ان کا گزر ایسے راستے سے ہوتا ہے جس میں سے کسی جگہ کو یلملم کے مضافات میں بتایا جاتا ہے اس لئے عموماً وہاں سے احرام باندھا جاتا ہے وہاں سے احرام باندھ لینا افضل ہے اگر ان ملکوں کے لوگ جدہ پہنچ کر احرام باندھیں تو پھر بھی میقات پر جا کر احرام باندھنا ضروری ہوگا بصورت دیگر دم دینا واجب ہو جائے گا جو حضرات بمبئی یا کراچی سے ہوائی جہاز کے ذریعے آئیں وہ بمبئی یا کراچی سے احرام باندھ لیں یا جہاز کے اڑنے کے ایک دو گھنٹہ بعد احرام باندھ لیں احرام کے بغیر جدہ نہ پہنچیں اس لیے کہ راستہ میں ہوائی جہاز میقات سے گزرتا ہے بغیر احرام کے اگر کوئی میقات سے گزر کر مکہ معظمہ پہنچ جائے تو گناہ ہوتا ہے اور دم واجب ہوتا ہے۔

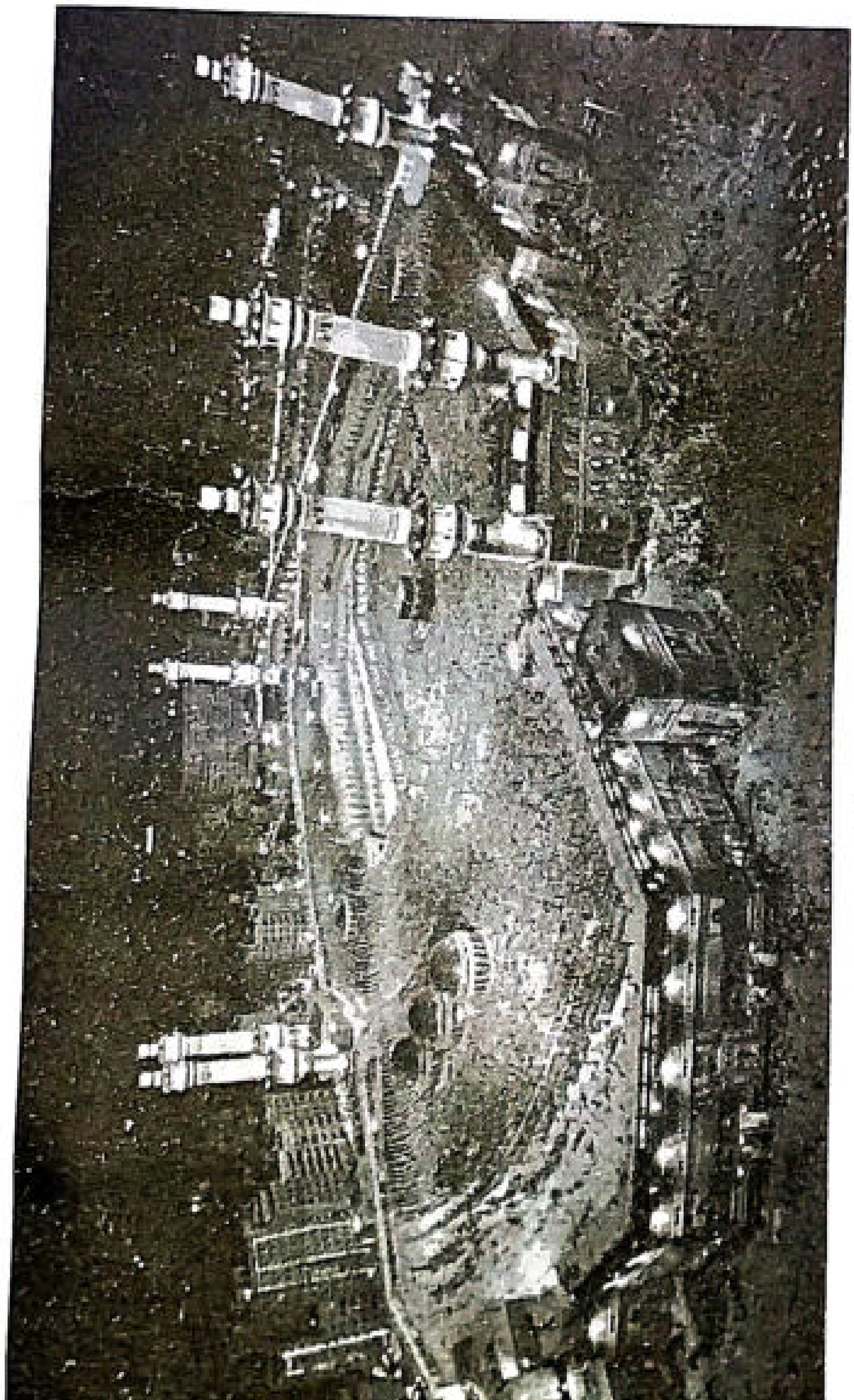

حدود حرم تصویر

ضروری ہدایات

☆ حج کی درخواست دینے سے پہلے اپنا مکمل طبی معائنہ کرا لیا جائے۔ خدانخواستہ اگر کوئی بیماری ہو تو اسکا علاج کروانے میں ہرگز دیر نہ کی جائے اور اگر خدشہ ہو کہ بیماری سفر کے دوران تک ٹھیک نہ ہوگی تو اپنے معالج سے گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کردہ کتابچہ میں نسخہ لکھوا کر ساتھ لے لیں اتنی ادویات جو دوران سفر کیلئے کافی ہوں اپنے ساتھ رکھ لیں اور حاجی کیمپ میں موجود ڈاکٹر سے مہر لگوالیں۔

☆ حج پر روانہ ہونے سے کم از کم دس یوم قبل حفاظتی ٹیکے لگوا لینے چاہئیں اور ہیلتھ سرٹیفکیٹ کو اپنے دیگر کاغذات کے ساتھ حفاظت کے ساتھ رکھیں کیونکہ جدہ ایئرپورٹ پر سب سے پہلے ییلو کارڈ چیک کیا جاتا ہے۔

☆ دوران حج آپکو درج ذیل اشیا کی ضرورت ہوگی۔

کنگھا، سیفٹی ریزر، ناخن تراش (ایک چھوٹا چاقو، ایک چھوٹی قینچی)، سوتی تولیہ، چھوٹا آئینہ، بند ایڑی والا ایک جوتا اور دو جوڑے ہوائی چپل، پانی کیلئے بوتل، خواتین کے لیے سر پر باندھنے کیلئے دو سوتی رومال، چھتری، تین جوڑے کپڑے، چادر، کمر بند دو عدد، بستر کیلئے ایک موٹی چادر، دو

عدد احرام، سر درد، بخار، کھانسی اور کسی بھی قسم کے درد کے لیے اسپرین ایک پیکٹ جوہر جوشاندہ، کتاب سفرِ سعادت۔

☆ حاجی کیمپ میں ہر طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے ایسی باتیں بھی ہوں گی جو آپ کی طبیعت اور مزاج کے خلاف ہوں گی مگر آپ نے صبر و تحمل سے کام لینا ہے اور خوش دلی کا مظاہرہ کرنا ہے۔

☆ سرکاری اہلکاران سے بھی زیادہ رش اور کام کی بنا پر فرائض ادا کرنے میں غفلت یا کوتاہی ہوسکتی ہے ان سے بھی اس موقع پر مت الجھیں۔

☆ ہوائی جہاز میں بھی اچھے امن پسند پاکستانی ہونے کا ثبوت دیں۔سگریٹ نوشی اور فضول گفتگو نہ کریں۔دوران سفر دی گئی ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔

☆ جدہ ایئرپورٹ پر آپ کو کئی گھنٹے لائن میں کھڑا ہونا پڑسکتا ہے ایسے میں ہمت سے کام لیں۔یہاں کے ڈاکٹر اور نرسیں ان لوگوں کو ٹیکہ لگائیں گے جن کے پاس ییلو کارڈ نہ ہوں گے۔تمام حجاج کرام کے پاسپورٹوں کا کمپیوٹر پر اندراج ہوگا اس کے بعد دوسرے ہال میں سامان کا کسٹم ہوگا۔اس کے بعد مردوں اور عورتوں کی جسمانی چیکنگ ہوگی کہ کوئی جسم کے ساتھ ممنوعہ اشیاء باندھ کر تو نہیں لیے جارہا۔

☆ جدہ ایئرپورٹ پر آپ کو کچھ وقت کھانے پینے اور نماز کی ادائیگی کے لیے

ملے گا اس دوران بھی بدنظمی کے مظاہر سے آپکا واسطہ پڑ سکتا ہے، صبر سے کام لیں اور توبہ استغفار کرتے رہیں۔

☆ یہاں سے آپکو بسوں کے ذریعہ مکہ مکرمہ لیجایا جائے گا- اپنی بس کا نمبر نوٹ کرلیں اور اپنا سامان اپنی نگرانی میں بس کی چھت پر رکھوانے کے بعد بس میں بیٹھیں۔

☆ بس میں سوار ہونے کے بعد آپ کا پاسپورٹ اور ٹکٹ بس کا ڈرائیور لے لے گا جسے وہ معلم کے پاس مکہ میں جمع کروادے گا- آپ کو یہ پاسپورٹ واپس جدہ ایئرپورٹ پر ملے گا اور مکہ پہنچ کر معلم اور مکتب کی طرف سے شناختی کارڈ بازو، چین نما پتہ پر معلم کا نام فون نمبر ہوگا جو باندھنے یا گلے میں لٹکانے کے لیے ملے گا اسے اسی وقت سنبھال لیں۔

☆ جس مکان یا منزل پر جیسا بھی آپ کو کمرہ دیا جائے وہ بخوشی لے لیں۔ بوڑھے اور بیمار افراد کے لیے ایثار سے کام لیں- اگر آپ کو نچلی منزل پر کمرہ ملا ہے تو آپ انہیں دے دیں تاکہ انہیں اترنے چڑھنے میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

☆ رہائش گاہ پر بھی آپ کو مختلف مسائل و مشکلات سے واسطہ پڑ سکتا ہے مثلاً کئی لوگ کم علمی کی وجہ سے باتھ روم گندے کر دیتے ہیں- صفائی کا

نظام اور کئی قسم کے مسائل سے واسطہ پڑ سکتا ہے- آپ ہر حال میں صبر کا دامن پکڑے رکھیں-

☆ مکہ شہر میں جب آپ داخل ہو جائیں تو پھر کسی اور شہر میں آپ ہرگز نہیں جا سکتے اسی طرح جدہ ایئر پورٹ یا حج ٹرمینل سے آپ جدہ شہر نہیں جا سکتے ان باتوں کا خیال رکھیں-

☆ موسم کی مناسبت سے کپڑے لے کر جائیں- اگر آپ احرام میں نہ ہوں تو بند ایڑی والا جوتا پہنیں اور کپڑے کی تھیلی میں جوتا مخصوص جگہ پر رکھیں- سوتی لباس استعمال کریں اور حرم پاک یا مدینہ پاک میں کھانے پینے اور برتن وغیرہ نہ لے کر جائیں- وہاں پر ہوٹل سے ڈسپوزایبل برتن خود ہوٹل والا مہیا کرتا ہے اور پلاسٹک کا دستر خوان بھی فری دیتا ہے- دونوں مقامات پر دنیاوی باتوں سے پرہیز کریں-

☆ حرم پاک اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر لیٹرینوں اور وضو خانوں کا انتظام موجود ہے ان کی صفائی کا خیال رکھیں-

☆ حرم پاک اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سنگ مرمر کے فرش بنے ہوئے ہیں ان پر احتیاط سے چلیں-

☆ سعودی حکومت نے حرم پاک اور مسجد نبوی ﷺ کے چاروں طرف ٹیلی فون بوتھ کی سہولت مہیا کی ہوئی ہے۔ان سے فائدہ اٹھانے کے لیے آپ کارڈ خرید لیں۔

مِنیٰ روانگی سے قبل:- منیٰ روانگی سے تین چار دن قبل اپنے مکتب اور معلم سے رابطہ کریں۔معلم کے دفتر میں 2 عدد فوٹو جمع کروا دیں تا کہ معلم آپ کو بس میں منیٰ اور عرفات میں خیموں کے کارڈ (جن پر وہاں کا پتہ درج ہوگا) تیار کر کے دے دے۔یہ کارڈ سنبھال کر رکھیں بوڑھے مرد اور عورتیں احرام پر بکسوئے کے ساتھ لٹکائیں۔ یہ کارڈ مکہ معظّمہ میں طواف زیارت کے لیے آنے جانے میں کام دے گا۔

منیٰ میں لے جانے کا ضروری سامان:- تولیہ چھوٹا ایک عدد' مسواک یا ٹوتھ برش بمعہ پیسٹ' نزلہ زکام' بخار اور کھانسی کی دوا' کھانے کی خشک اشیاء مثلاً" ڈبل روٹی' بسکٹ' پانی کی دو بوتلیں' حج کی کتاب' بستر کے لیے پلاسٹک کی چٹائی اور دو چادریں رکھ لیں۔ فالتو سامان لیجانے سے پرہیز کریں۔

☆ حج کے پانچ دنوں میں پانی ضرور ساتھ رکھیں۔

☆ زمانہ حج میں حرم پاک یا مسجد نبوی ﷺ جاتے وقت زیادہ رقم اپنے پاس نہ رکھیں۔

☆ طواف کرتے وقت یا شیطان کو کنکریاں مارتے وقت اگر آپ کی کوئی چیز نیچے گر جائے تو اسے اٹھانے کی کوشش نہ کریں ایسا کرنے سے گرنے کا خطرہ ہوتا ہے اگر خدانخواستہ انسان گر جائے تو رش کی وجہ سے کچلے جانے یا موت کا بھی خدشہ ہوتا ہے' احتیاط کریں۔

☆ منیٰ سے میدان عرفات اور عرفات سے مزدلفہ اور مزدلفہ سے واپس منیٰ کے لیے بسوں میں سفر کرنے سے ہر ممکن بچیں اس لیے کہ بہت زیادہ رش ہونے کی وجہ سے بسوں کو کئی کئی گھنٹے تک رستہ نہیں ملتا اور گرمی کی وجہ سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے پیدل سفر بہتر رہتا ہے۔ منیٰ سے عرفات ۱۱ کلومیٹر اور مزدلفہ ۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

☆ حج ادا کر چکنے کے بعد حج پر پرائیویٹ طور پر جانے والے واپسی کی تاریخ سے دو دن پہلے ہوائی جہاز کے لیے اپنی نشست مکہ میں موجود پی آئی اے یا سعودی ایئر لائن کے آفس سے کنفرم کروالیں ورنہ ہوائی اڈہ پر سیٹ ملنے میں دشواری پیش آ سکتی ہے۔

☆ واپسی پر مقررہ وزن 35 کلو (بشمول کھجوریں) سے زیادہ سامان نہ لے جائیں ورنہ زائد اشیاء کا کرایہ بعض اوقات لیجانے والی اشیاء کی قیمتوں سے بھی بہت زیادہ ادا کرنا پڑتا ہے اور پریشانی علیحدہ اٹھانا پڑتی ہے۔دس لیٹر زم زم فری آئے گا اور واپسی پر ایئر لائن کی طرف سے حاجی کو دے دیا جائے گا۔

نوٹ:۔ عمرہ اور حج کے دوران لمبی چوڑی عربی دعائیں پڑھنے کی بجائے اگر اپنی زبان میں دعائیں مانگی جائیں تو ثواب میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اعمال کا انحصار نیت پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سچی اور خلوص دل سے مانگی ہوئی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔ لہٰذا طواف کرتے ہوئے بھی آپ اپنی زبان میں کثرت سے دعائیں مانگیں۔

مقامات مقدسہ

حج کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل مقامات سے واقفیت ضروری ہے۔

خانہ کعبہ یا بیت اللہ:۔ اللہ تعالی کا گھر جس کا طواف کیا جاتا ہے۔ یہ ایک بڑی مسجد میں واقع ہے جسے مسجد حرام کہتے ہیں۔

بیت اللہ کے مختلف کونوں کے نام:۔

الف:۔ رکن یمانی (جنوب مغربی کونا ہے یمن کی سمت واقع ہے)۔

ب:۔ رکن عراقی (شمال مشرقی عراق کی سمت کا کونا ہے)۔

ج:۔رکن شامی (شمال مغربی شام کی سمت کا کونا ہے)۔

د:۔رکن اسود (یہ سیاہ رنگ کا جنتی پتھر بیت اللہ کے جنوب مشرقی کونے میں نصب ہے)۔

مقام ملتزم:۔ بیت اللہ شریف کا وہ حصہ جو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان ہے ملتزم کہلاتا ہے اس مقام پر دعائیں خصوصی طور پر قبول ہوتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ دونوں ہاتھ سر کے اوپر سیدھے بچھا کر اپنا سینہ مبارک دیوار کے ساتھ ملا کر کبھی داہنا رخسار اور کبھی بایاں رخسار مبارک دیوار پر رکھ کر رو رو کر دعائیں مانگی تھیں۔ اس سے بڑھ کر قبولیت دعا کی کوئی اور جگہ نہیں ہے۔

حجرِ اسود

مقام ابراہیم:- بیت اللہ کے دروازے سے کچھ ہی فاصلے پر ایک شیشے کا گلوب رکھا ہوا ہے جس میں چاندی کے طشت سے ڈھکا ہوا ایک پتھر ہے اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے مبارک کا نقش ثبت ہے۔ جس کے بارے میں قرآن پاک میں ذکر ہے- آپ نے اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر بیت اللہ فرمائی تھی اس جگہ کو مقام ابراہیم کہا جاتا ہے-

وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ

میزاب رحمت:- بیت اللہ کا پرنالہ میزاب رحمت کہلاتا ہے- حطیم شریف جو بیت اللہ کا اندر کا حصہ ہے اس میں اس کا پانی گرتا ہے-

اصطلاحات

حج کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل اصطلاحات کا ذہن نشین ہونا ضروری ہے-

حج:- اللہ تعالیٰ کے گھر کی مقررہ دنوں میں مخصوص عبادتوں کے ساتھ زیارت کرنا-

عمرہ:- حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کی مخصوص عبادتوں کے ساتھ زیارت کرنا-

اِفراد:- ایسا حج جسے اکیلا کیا جائے یعنی اس کے ساتھ عمرہ نہ کیا جائے- یہ صرف اہل مکہ کرتے ہیں-

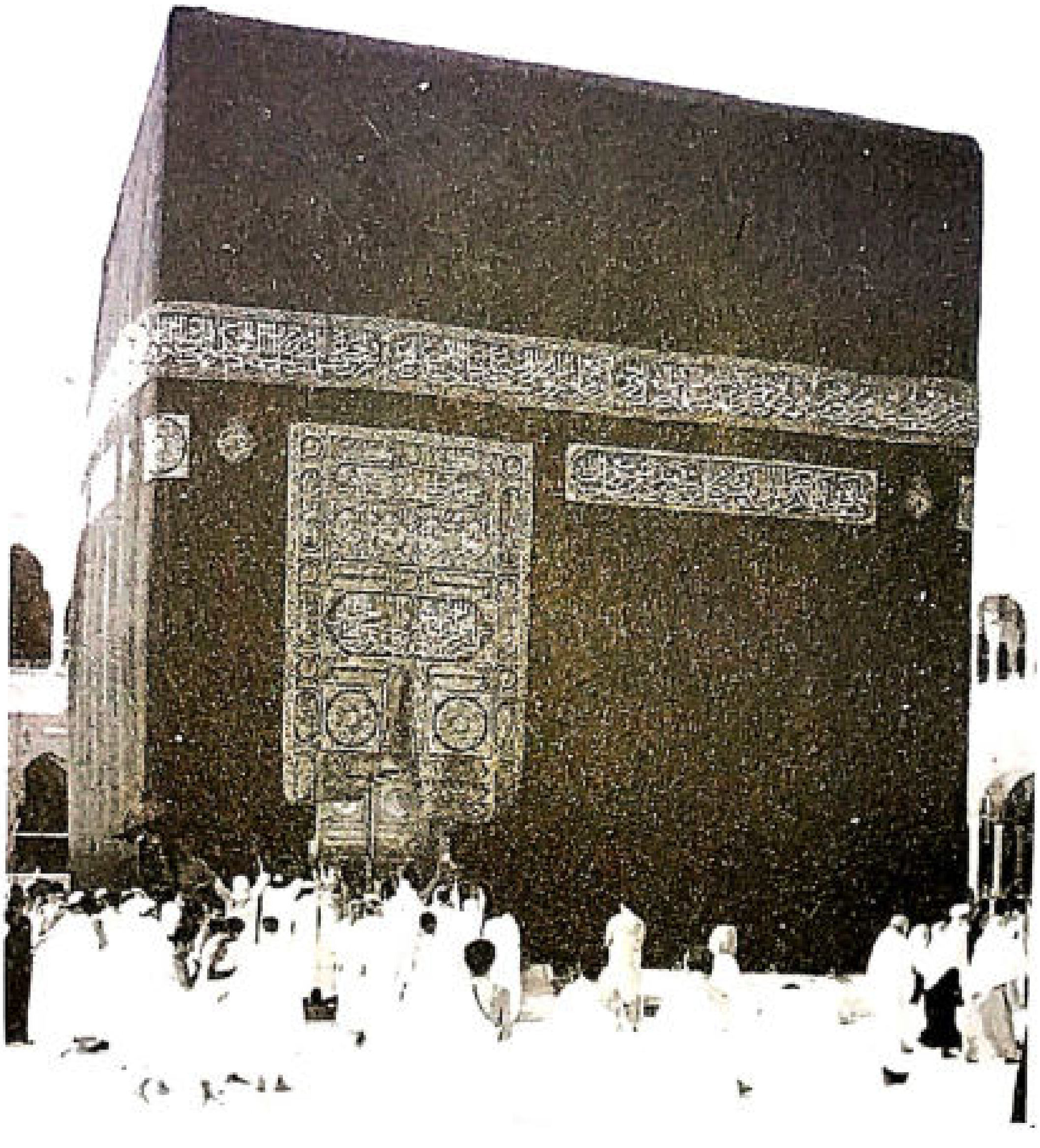

خانہ کعبہ

قران:- حج اور عمرہ دونوں کو ملا کر کیا جائے یعنی حج اور عمرہ دونوں کی اکٹھی نیت کر کے پہلے عمرہ اور پھر حج بغیر احرام کھولے کیا جائے۔

تمتّع:- حج کے ساتھ عمرے کا فائدہ اٹھانا یعنی حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کیا جائے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے پھر اسی سال حج کا احرام باندھ کر مقررہ ایام میں حج کیا جائے' پاکستان سے جانے والے حجاج کی اکثریت اسی طریقہ سے حج کرتی ہے۔

اشہر حج:- حج کے مہینے یعنی شوال اور ذیقعد مکمل اور ذی الحجہ کے اول دس یوم۔

ایام تشریق:- جن دنوں میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے یعنی ۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک۔

تکبیر تشریق:- اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۝

یوم الترویہ:- جس روز حج کی عبادات شروع ہوتی ہیں یعنی ۸ ذی الحجہ۔

یوم عرفہ:- جس روز میدان عرفات میں حج کا وقوف ہوتا ہے یعنی ۹ ذی الحجہ۔

یوم نحر:- جس روز قربانی ادا کی جاتی ہے یعنی ۱۰ ذی الحجہ-

میقات:- مکہ مکرمہ کے چاروں طرف وہ مقامات جہاں سے مکہ جانے والوں کے لیے باقاعدہ عمرہ یا حج کا احرام باندھا جاتا ہے- جو ان حدود کے اندر رہتا ہے میقاتی کہلاتا ہے اور جو باہر رہتا ہے آفاقی کہلاتا ہے- آفاقی کے لیے جدہ جو کہ میقات کے بعد آتا ہے وہاں سے احرام باندھنا منع ہے بلکہ میقات سے احرام باندھ کر جدہ جانا ضروری ہے-

حرم:- مسجد الحرام کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرمت اور تقدس کی وجہ سے حرم کہلاتی ہے ان حدود پر نشان لگے ہوئے ہیں جو شخص حدود حرم میں رہتا ہے اسے "حرمی" یا "اہل حرم" کہتے ہیں-

حل:- حدود حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو حل کہتے ہیں اس جگہ وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں ممنوع ہیں جو شخص حل کا رہنے والا ہو اسے "حلی" کہتے ہیں-

احرام:- بغیر سلی چادروں کو کہتے ہیں جن کو عمرہ یا حج کرتے وقت لپیٹا جاتا ہے-

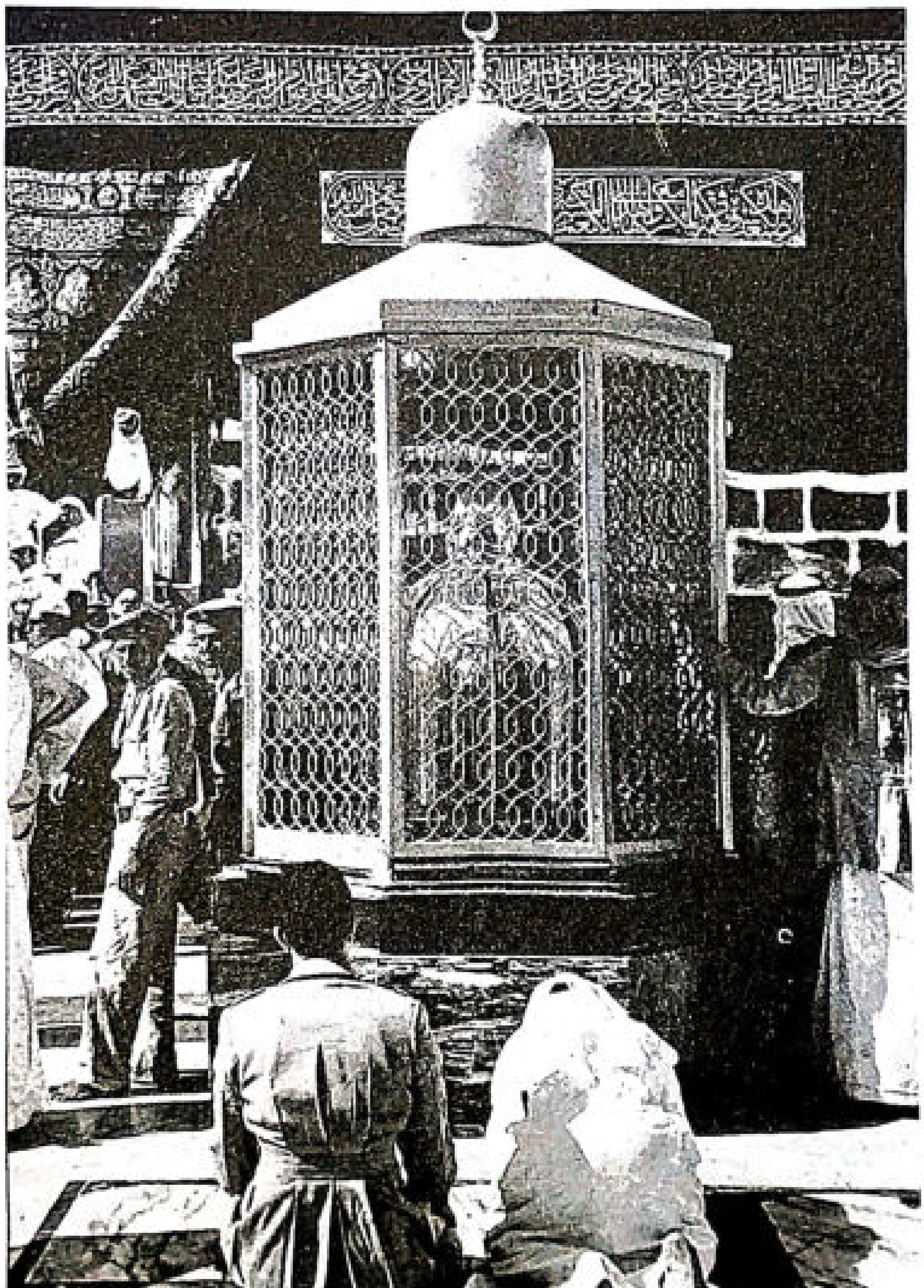

مقام ابراہیم

تلبیہ:- وہ ورد جو عمرہ اور حج ادا کرنے والا شخص پڑھتا ہے۔ یعنی لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ پورا پڑھیں۔

اضطباع:- احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر اس کے دونوں پلو بائیں کندھے پر ڈالنا۔ اضطباع طواف شروع کرتے وقت نیت طواف سے پہلے کیا جاتا ہے اور طواف ختم کر کے مونڈھے کو ڈھانک لیا جاتا ہے۔

طواف:- حجرِ اسود سے شروع کر کے خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا۔

طواف قدوم:- مکہ معظّمہ میں داخل ہونے پر پہلا طواف۔

طواف زیارت:- دس ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک بیت اللہ کے طواف کو طواف زیارت کہتے ہیں۔

طواف وداع:- بیت اللہ سے اپنے گھروں کو واپسی کے موقعہ پر کیا جاتا ہے۔

طواف عمرہ:- یہ عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

رمل:- طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلنا۔ یہ صرف مردوں کے لیے جائز ہے۔

استلام اور اشارہ:- حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا اور ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اشارہ کرنا-

سعی:- صفا اور مروہ پہاڑیوں کے مابین سات پھیرے لگانا-

رمی جمرات:- شیطانوں کو کنکریاں مارنا-

ھدی:- وہ جانور جو حاجی حرم میں قربانی کرنے کے لیے ساتھ لے جاتے ہیں-

قصر یا حلق:- احرام سے نکلنے کے لیے سر منڈوانا یا بال کتروانا-

میلین اخضرین:- دو سبز ستون جن کے درمیان صفا اور مروہ کی سعی کرتے ہوئے مردوں کو تیز چل کر گزرنا سنت ہے-

جمرات:- منٰی میں وہ تین مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں-

زم زم:- حرم پاک کا وہ کنواں جس کا پانی بہت ہی بابرکت ہے اور جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ مقصد پورا ہوتا ہے-

منٰی:- مکہ سے پانچ کلومیٹر دور وہ وادی جہاں حجاج قیام کرتے ہیں-

عرفات:- منٰی سے تقریبا" 11 کلومیٹر دور میدان جہاں 9 ذی الحجہ کو وقوف کیا جاتا ہے-

جبل رحمت:- میدان عرفات میں وہ پہاڑ جس کے دامن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کا خطبہ دیا تھا-

مزدلفہ:- منٰی سے عرفات کی طرف تقریبا" پانچ کلومیٹر پر واقع میدان جہاں عرفات سے واپسی پر رات بسر کرتے ہیں- یہاں مسجد مشعر الحرام واقع ہے-

وادی محسر:- مزدلفہ سے ملا ہوا میدان جہاں سے گزرتے ہوئے دوڑ کر گزرتے ہیں- یہاں اصحاب فیل پر ابابیل کے ذریعے عذاب نازل ہوا تھا-

بطن عرنہ:- عرفات کے قریب ایک جنگل جہاں وقوف درست نہیں-

مدعی:- مسجد حرام اور مکہ کے قبرستان کے مابین جگہ-

احرام کی پابندیاں

احرام کے معنی حرام کرنا۔ حاجی جس وقت حج یا عمرہ کی نیت پختہ کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر چند حلال چیزیں احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں اس وجہ سے اس کو احرام کہتے ہیں۔ مجازاً" ان دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں۔ جن کو حاجی حالت احرام میں استعمال کرتا ہے۔

احرام کی پابندیاں۔ احرام کی حالت میں نہ تو آپ شکار کر سکتے ہیں نہ شکاری کی مدد کر سکتے ہیں۔ درخت گھاس پودے وغیرہ کاٹنا منع ہے۔ مچھر، مکھی، جوں وغیرہ کو مارنا منع ہے۔ ناخن تراشنا' جسم کے کسی بھی حصہ سے بال توڑنا' صاف کرنا یا کاٹنا منع ہے۔ خوشبو کا استعمال بھی منع ہے۔ سلا ہوا کپڑا پہننا' عمامہ باندھنا' موزے پہننا' سر اور چہرے کو ڈھانپنا' بوس و کنار کرنا' ازدواجی تعلقات قائم کرنا منع ہے۔ خوشبودار صابن کا استعمال بھی منع ہے۔

اگر ان میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی کی گئی تو بدنہ اور بعض صورتوں میں دم اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے۔

احرام باندھنے والوں کیلئے ایک اہم ترین ہدایت:- اکثر حجاج احرام باندھ لینے کے بعد سیدھا مونڈھا جس کو اضطباع کہتے ہیں کھول لیتے ہیں اور ہر حالت میں کھلا رکھتے ہیں- یہ طریق کار غلط ہے- مونڈھا کھلا رکھنے کا عمل صرف طواف کے سات چکروں تک محدود ہے- اس کے بعد مونڈھے ڈھک کر واجب طواف کئے جائیں- عمرہ یا طواف حج میں رمل (یعنی شروع کے تین طواف کے چکروں) میں کیا جاتا ہے اور رمل کے بعد مونڈھا ڈھک لینا چاہیے- بالخصوص نماز میں دونوں کاندھوں کا ڈھکا رکھنا انتہائی ضروری ہے-

احکام جنایت:- احکام حج کی قصداً (ارادتاً) یا سہواً (بھول چوک) خلاف ورزی یا کوتاہی کو جنایت کہتے ہیں- یہ دو طرح سے ہوتی ہے ایک حالت احرام کی کسی پابندی کو توڑنا یعنی جو باتیں منع ہیں ان میں سے کسی کو کرنا اور حج کے کسی واجب کو ترک کرنا یا کوتاہی کرنا- دوسرے احرام کی وجہ سے جو کام ممنوع ہوں ان کا کرنا اور جنایت کے ارتکاب سے تین طرح کا کفارہ لازم ہوتا ہے-

دم:- دم سے مراد پوری بکری، بھیڑ (یا اونٹ/ گائے کا ساتواں حصہ) لازماً" حدود حرم میں ذبح کر کے صدقہ دینا- خود یا غنی شخص نہ کھائے-

بدنہ:- یعنی اونٹ یا گائے صدقہ کرنا (یہ تمام جانور انہیں شرائط کے مطابق ہوں جو قربانی کیلئے ضروری ہے)-

صدقہ:- یعنی صدقہ فطر کی مقدار (ڈھائی کلو آٹے کی قیمت ادا کرنا)-

حرم کی حدود سے باہر ذبح کرنا یا قیمت صدقہ دینا کافی نہیں ہے-

جن باتوں کے کفارہ میں دم لازم آتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں-

۱- حالت احرام میں خوشبو کا استعمال- ۲- اچار، چٹنی وغیرہ اور کھانے کی دیگر اشیاء جن میں خوشبو ملا کر پکائی گئی ہوں- اسی طرح مشروبات میں خوشبو غالب ہو تو دم واجب ہوگا- ۳- زمانہ احرام میں سر یا داڑھی کو مہندی لگانا، پتلی لگانے سے ایک دم اور گاڑھی لگانے سے دو دم- مگر عورت کے لیے ہر صورت میں ایک دم- ۴- خوشبودار تمباکو اور پان میں الائچی بمطابق کتاب فقہ بالاتفاق مکروہ اور دم کی طرف اشارہ کرتی ہے احتیاط

لازم ہے۔ ۵۔ حالت احرام میں پورا دن یا پوری رات سلا ہوا کپڑا استعمال کرنا اسی طرح ایک دن یا ایک رات موزے پہننا یا پاؤں کے درمیان ابھری ہڈی کا ڈھکار کھنے والا جوتا پہننا ان کی خلاف ورزی سے دم دینا پڑتا ہے۔ ٦۔ مرد کا چہرہ یا سر اور عورت کا صرف چہرہ ایک دن یا ایک رات کپڑے سے ڈھانپنا۔ ۷۔ چوتھائی واڑھی یا اس سے زیادہ کے بال اختیار سے یا بلا اختیار مونڈنا' کتروانا' اکھاڑنا' دور کرنا یا کسی دوا سے علیحدہ کرنا یا کسی دوسرے سے کتروانا، پوری بغل یا زیر ناف یا گردن کے بال صاف کرنا یا کروانا، چاروں ہاتھ پاؤں یا صرف ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پورے ناخن کاٹنا ان باتوں سے دم دینا پڑتا ہے۔

عمرہ

عمرہ ایک نظر میں

۱۔ **احرام باندھنا:** (یہ عمرہ کی ایک لازمی شرط ہے)

۲۔ **نیت کرنا:** (حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر) عمرے کی نیت کرنا یا طواف کی نیت کرنا

۳۔ **طواف کعبہ:** (خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا)

۴۔ **ملتزم پر دعا کرنا:** خانہ کعبہ کے چوکھٹ کے درمیان ۵۔۶ فٹ جگہ ہے اسے ملتزم کہتے ہیں یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۵۔ **مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز واجب الطّواف ادا کرنا:** (اگر رش ہو تو حرم کعبہ میں جہاں جگہ ملے ادا کرلیں۔)

۶۔ **آب زم زم پینا:** (حرم پاک میں جگہ جگہ آب زم زم کے کولر رکھے ہوئے ہیں ان میں سے پانی پئیں۔)

۷۔ **سعی صفا و مروہ:** (صفا، مروہ دو پہاڑیوں کے درمیان سات پھیرے لگانا۔)

۸- **حلق:** (سر منڈانا) **یا پھر قصر:** (تمام سر کے بال کتروانا)

عمرہ کے فرائض: عمرہ میں چار کام کرنا ضروری ہوتے ہیں۔

(۱) میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا یعنی عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا۔

(۲) مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف کرنا۔

(۳) صفا، مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۴) حلق یا قصر یعنی سعی سے فارغ ہو کر سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا۔

عمرہ کرنے کے ضروری احکامات:

جو مرد یا عورت عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہو اس کے راستہ میں جو میقات پڑتی ہو وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لے خواہ کسی بھی سواری میں گزر رہا ہو، اگر اندیشہ ہو کہ سواری کو ڈرائیور میقات پر نہ روکے گا یا میقات کا پتہ نہ چلے تو میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لے۔ بہتر ہوگا کہ پاکستان کے کسی بھی ایئرپورٹ پر سے احرام باندھ لیں۔

احرام باندھنے کا طریقہ:

سب سے پہلے غسل کرے اس کے بعد احرام کے دو رکعت نفل پڑھے۔ اگر غسل نہ کیا اور وضو کر کے احرام کی دو رکعت پڑھ لیں اور پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمّم کر کے احرام کا دوگانہ ادا کر لیا تو یہ بھی درست ہے مرد احرام کے نفل شروع کرنے سے پہلے سلے ہوئے کپڑے اتار دے ایک لنگی یا چادر باندھ لے اور دوسری چادر اوڑھ لے لیکن نماز کی رکعتیں سر ڈھانپ کر پڑھے پھر نماز احرام سے فارغ ہو کر سر ننگا کر کے عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے عورت حسب معمول سلے ہوئے کپڑے پہنے رہے اور دو رکعت نفل پڑھ کر عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے۔

عمرہ کی نیت: دو رکعت نفل احرام ادا کرنے کے بعد یوں نیت کی جائے۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں عمرے کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو میرے لئے آسان فرما اور اسے مجھ سے قبول فرما اور اس کے ادا کرنے میں میری مدد

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهَا وَبَارِكْ لِیْ فِیْهَا نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی ۝

فرما- نیت کی میں نے عمرہ کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالی کے لیے-

☆ نیت زبان سے کرنا کوئی ضروری نہیں دل میں نیت کر لینا کافی ہے اسی طرح عربی زبان میں نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ جس زبان میں نیت کی جا سکے اسی میں نیت کرے، نیت کے بعد تلبیہ پڑھے۔

تلبیہ: تلبیہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ؕ

ترجمہ:- (اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں، بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔)

نوٹ: (۱) اگر دو رکعت پڑھنے کا موقع نہ ملے یا وقت مکروہ ہو یا نماز پڑھنے کی جگہ نہ ہو تو احرام کی دو رکعت پڑھے بغیر ہی عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، احرام کے لئے دو رکعت پڑھنا سنت ہے۔ فرض یا واجب نہیں ہے۔

(۲) مرد ہو یا عورت جب عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے تو احرام میں داخل ہو جائے گا۔ اگر عورت کے خاص ایام یعنی ماہواری کے دن ہوں تو وہ نماز پڑھے بغیر ہی عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، اس طرح وہ احرام میں داخل ہو جائے گی البتہ اس وقت تک طواف شروع نہ کرے جب تک پاک نہ ہو جائے، اگر ماہواری کی حالت میں مکہ مکرمہ پہنچ گئی اور عمرہ کا احرام پہلے سے باندھ رکھا تھا تو پاک ہونے کا انتظار کرے جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے عمرہ کا طواف کرے اور سعی کر لے اور سب کام انجام دے۔

عمرہ کی ادائیگی کا طریقہ: مکہ مکرمہ میں پہنچ کر وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر مسجد حرام کی طرف روانہ ہو جائے، مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت درود شریف پڑھ کر مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھے' دعا یہ ہے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط

ترجمہ:۔اے میرے پروردگار: میرے گناہوں کو معاف فرما، اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد حرام میں حالت وضو میں داخل ہونا چاہیے، جب کعبہ شریف پر نگاہ پڑے تو تین مرتبہ کہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ

اور درود شریف پڑھنے کے بعد بیت اللہ شریف پر جب پہلی نگاہ پڑے اس وقت جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔اس کے بعد چادر کا داہنا پلو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں پلو بائیں کاندھے پر ڈال لے اور داہنا کاندھا کھول لے، اس کو اضطباع کہا جاتا ہے۔(یہ صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں)۔ مرد اضطباع کے ساتھ اور عورت بغیر اضطباع کے طواف شروع کرنے کے لئے کعبہ شریف کے اس گوشہ کے قریب آئے جس میں حجر اسود ہے اس طرح کھڑے ہوں کہ حجر اسود دائیں طرف رہے یہاں کھڑے ہو کر طواف کی نیت اس طرح کرے۔

نیت طواف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔اے اللہ! میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی تیرے مقدس گھر

کا پس تو اس کو قبول فرمالے اور میرے لئے آسان فرمادے۔ ان سات چکروں کو اللہ کی خوشنودی کے لیے اختیار کرتا ہوں۔

طریقہ طواف

نیت کے بعد حجر اسود کے استلام کے لئے داہنی طرف ذرا چلے کہ حجر اسود بالکل سامنے آجائے، اور حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جیسے نماز کے لئے اٹھائے جاتے ہیں، دونوں ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں پھر یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ

ترجمہ:- اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔

اس کے بعد ہاتھ چھوڑ دے پھر حجر اسود پر آئے، اور دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھے، پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان منہ رکھ کر بوسہ دے، اگر بھیڑ کی وجہ سے بوسہ کا موقع نہ ہو تو دونوں ہاتھ حجر اسود کو لگا کر چوم لے، یہ بھی نہ ہوسکے تو دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرے پھر ہتھیلیوں کو بوسہ دے۔ استلام (اشارہ) سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کرے۔ مرد رمل اور اضطباع کے ساتھ اور عورت بلا رمل اور اضطباع کے طواف اس طرح شروع کردے کہ کعبہ شریف کے دروازے کی طرف بڑھے اور کعبہ

شریف کو بائیں طرف کر کے چلنا شروع کردے۔ اضطباع عمرہ کے پورے طواف میں رہے گا اور رمل صرف تین چکروں میں ہوگا۔ (رمل اور اضطباع صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں)۔

کعبہ شریف کے دروازہ سے آگے بڑھ کر حطیم کو طواف میں شامل کرتے ہوئے کعبہ شریف کی پشت کی طرف سے گزر کر رکن یمانی پر پہنچے تو اس کو دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ لگائے، بوسہ نہ دے، پھر وہاں سے آگے بڑھ کر حجر اسود پر آجائے حجر اسود پر آکر پھر اسی طریقہ پر استلام کرے جیسے طواف شروع کرتے وقت استلام کیا تھا۔ یہ حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک ایک چکر ہوا۔ اسی طرح سات چکر پورے کرے ہر چکر کے اختتام پر استلام کرے اور استلام کے وقت ہر بار تکبیر و تہلیل یعنی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہے، جب سات چکر ہو جائیں گے تو طواف مکمل ہو جائے گا۔

طواف کے درمیان جو چاہے ذکر دعا کرتا رہے طواف کرتے ہوئے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھنا سنت ہے۔ طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پیچھے دوگانہ واجب الطّواف پڑھے، مقام ابراہیم کے پیچھے موقع نہ ہو تو مسجد حرام میں جہاں موقع ملے وہاں پڑھ لے،

ان دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سُورۃ قُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (سورۃ الکافرون آخرتک) اور دوسری میں سُورۃ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد (سورۃ اخلاص آخرتک) پڑھنا مسنون ہے۔

دوگانہ طواف سے فارغ ہوکر حجر اسود کا استلام کرکے حرم پاک میں پڑے ہوئے کولروں سے آب زم زم خوب پیٹ بھر کر پیئے - آب زم زم کھڑے ہوکر پینا سنت ہے پھر آبِ زم زم پی کر یہ دعا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا

پھر صفا، مروہ کی سعی کے لئے روانہ ہوجائے، سعی صفا سے شروع ہوتی ہے جب صفا کے قریب پہنچ جائے تو عمرہ کی سعی کی نیت کرے۔

نیت سعی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ السَّعْیَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ۔ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ۔ ترجمہ۔ اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے سات پھیروں کی نیت کرتا ہوں خاص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے پس اس کو میرے لیے آسان کر اور قبول فرمالے۔ صفا پر اتنا چڑھے کہ کعبہ شریف نظر آنے لگے، اس کے بعد کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بڑائی بیان کرے اور یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ پاک ہے- اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں- اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔

اس کے بعد درود شریف پڑھ کر جو چاہے دعا مانگے اور تین

مرتبہ یہ پورا عمل کرے پھر صفا سے اترے اور مروہ کی طرف ذکر و دعائیں کرتا ہوا چلے، یہاں تک کہ ہرے رنگ کا ستون چھ ہاتھ کے فاصلے پر رہ جائے تو دونوں ستونوں کے درمیان دوڑتا ہوا گزر جائے (یہ مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں) اور ستونوں کے درمیان دوڑتے ہوئے یہ دعا پڑھنا افضل ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ؕ

ترجمہ:۔اے اللہ معاف فرما اور رحم فرما تو بڑی عزت والا ہے۔

پھر دوسرے ستون پر پہنچ کر دوڑنا موقوف کر دے، اور اپنی عام رفتار پر چلے، اور اللہ تعالیٰ کا ذکر و دعائیں کرتا رہے جب مروہ پر پہنچ جائے تو وہاں بھی اسی طرح خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے اللہ کی توحید و تکبیر بیان کرے تاہم چوتھا کلمہ یا صرف پہلا کلمہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔پھر درود شریف پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر جو چاہے دعا پڑھے اور تین بار یہی عمل کرے، مروہ پر پہنچ کر ایک چکر ہو گیا، مروہ پر ذکر و دعا کر کے صفا کی طرف واپس چلے اور جب سبز ستون آجائے تو دوڑنا شروع کر دے اور اگلے ستون سے آگے بڑھ کر چھ ہاتھ کے فاصلے پر پہنچ جائے تو دوڑنا ختم کر دے اور اپنی عادت کے مطابق چلے اور جب صفا پر پہنچ جائے تو تھوڑا سا اوپر

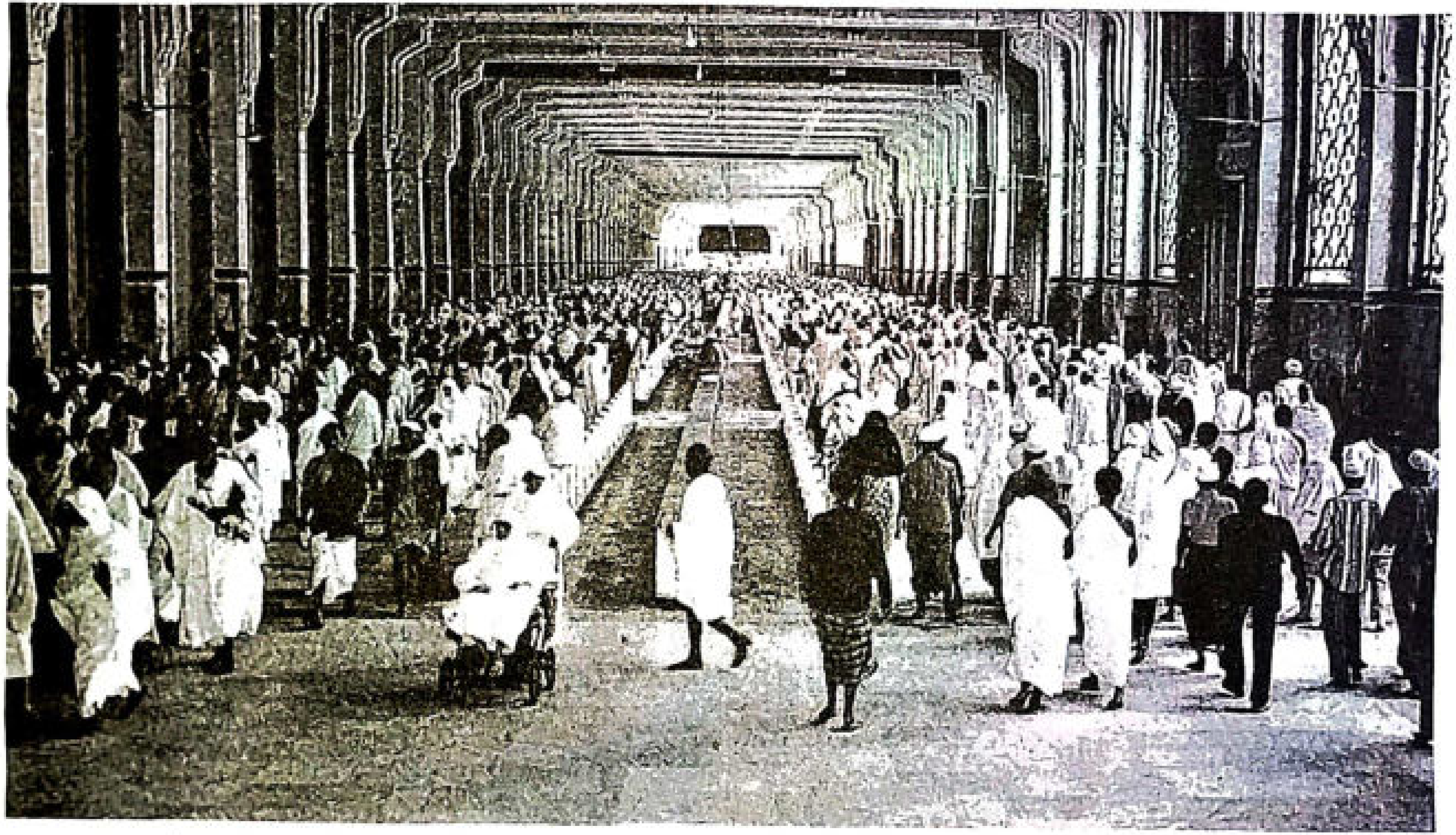

صفا مروہ کے درمیان کا ایک منظر۔ اوپر کی جانب سبز ستون صاف نظر آ رہے ہیں

چڑھے اور ذکر اور دعا کرے اب دو پھیرے ہوگئے اسی طرح سات
پھیرے پورے کرکے سعی ختم کردے جو صفا سے شروع ہوکر مروہ پر ختم
ہوگی بعض لوگ صفا و مروہ کے درمیان چودہ مرتبہ آنے جانے کو مکمل سعی
سمجھتے ہیں یہ غلط ہے، صرف سات مرتبہ ان دونوں کے درمیان گزر جانے
سے سعی مکمل ہو جاتی ہے، سعی کے درمیان خوب اہتمام سے ذکر اللہ میں
مشغول رہے لایعنی باتوں سے پرہیز کرے صفا و مروہ کے درمیان سات
پھیرے پورے کرنے کے بعد مروہ سے باہر نکل کر حجام کی دکانیں ہیں
ان سے سر کا حلق کرائے یعنی سر منڈوائے یا پورے سر کے بال ایک انگلی
کے پورے کے برابر کٹوادے اور حلق قصر سے افضل ہے، البتہ عورت کے
لئے سر منڈوانا حرام ہے وہ سر کے بال بقدر ایک پور کے کٹا دے مرد کے
لیے احرام سے نکلنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کا حلق یا قصر لازم ہے اور پورے
سر کا حلق یا قصر سنت ہے اور قصر بھی وہ معتبر ہے جس میں ایک پور کے بقدر بال
کٹ جائیں اگر بال اتنے چھوٹے ہوں کہ ایک پورے کے بقدر نہ کٹ سکتے
ہوں تو حلق کرنا ہی لازم ہوگا۔ عمرہ کی سعی کے بعد جب حلق یا قصر کرلیا تو عمرہ
کے افعال پورے ہوگئے اور احرام سے نکل گیا سلے ہوئے کپڑے پہننا،

خوشبو لگانا اور باقی سب کام درست ہو گئے جو احرام کی وجہ سے منع تھے۔
سعی سے فارغ ہونے کے بعد لیکن حلق سے پہلے مسجد الحرام میں آ کر دو رکعت شکرانے کے نفل ادا کرنا مستحب ہے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ مروہ پر نفل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مسائل عمرہ:

☆ عمرہ میں طواف قدوم اور طواف زیارت نہیں ہے، عمرہ کا احرام باندھ کر مسجد حرام میں داخل ہو کر جو پہلا طواف کیا جائے گا وہ عمرہ کا طواف ہوگا۔

☆ جو شخص مکہ مکرمہ یا حدود حرم میں کسی بھی جگہ ہو اگر اس کو عمرہ کرنا ہو تو واجب ہے کہ حل سے احرام باندھے (حل وہ جگہ ہے جو حدود حرم سے باہر اور میقات کے اندر ہے، مکہ مکرمہ کے چاروں طرف حرم ہے اور اس کی مسافتیں مختلف ہیں کسی جانب 11 کلومیٹر تک، کسی جانب 15 کلومیٹر تک اور کسی جانب سات کلومیٹر حل ہے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف آئیں تو مقام تنعیم پر حل ختم ہو جاتا ہے آجکل جہاں مقام حرم ختم ہوتا ہے وہاں نشانات لگے ہوئے ہیں)

☆ جعرانہ مکہ مکرمہ سے 25 کلومیٹر ہے یہ بھی حد حرم سے باہر ہے حضور ﷺ نے طائف سے آتے ہوئے یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ ادا فرمایا تھا مکہ مکرمہ میں حرم سے باہر ہی تنعیم اور جعرانہ دونوں جگہوں کے لئے سواریاں ملتی ہیں تنعیم سے احرام باندھ کر آئیں تو عرف عام میں اس کو چھوٹا عمرہ کہتے ہیں اور جعرانہ سے احرام باندھ کر آئیں تو اس کو بڑا عمرہ کہتے ہیں (اس لئے کہ دور کی مسافت پر جا کر احرام باندھتے ہیں)

☆ کثرت سے طواف کرنا مستحب ہے۔ طواف اور عمرہ زندہ کیلئے بھی اور فوت شدہ کے لیے بھی کر سکتے ہیں۔

☆ زیادہ طواف کرنا زیادہ عمرے کرنے سے افضل ہے۔ کیونکہ مکہ کی سب سے بڑی نیکی طواف بیت اللہ ہے۔

☆ صفا و مروہ کے درمیان حج و عمرہ کی سعی کرنے کا ثواب ہے اس کے علاوہ خالی سعی کرنے کا ثواب نہیں ملتا۔

☆ آدمی جتنی بار عمرہ کرے سر پر استرہ پھروائے، سر پر بال ہوں یا نہ ہوں اس طرح احرام سے نکل جائے گا جو لوگ روزانہ عمرہ کریں وہ بھی ایسا کروائیں۔

☆ احرام سے نکلنے کے لئے جو حلق کیا جاتا ہے اس میں سر پر بال

ہونے ضروری نہیں ہیں، بعض لوگ ایک عمرہ کر کے چوتھائی سر منڈوا دیتے ہیں پھر اگلے عمرہ کے بعد چوتھائی منڈوا دیتے ہیں پھر تیسرے عمرہ کے بعد چوتھائی منڈواتے ہیں پھر چوتھے عمرے کے بعد چوتھائی منڈوا دیتے ہیں ایسا کرنا مکروہ ہے حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

☆ احرام کی حالت میں کرتہ، پاجامہ، اچکن، صدری، بنیان، پینٹ، ہاف پینٹ، چڈی، یہ سب مرد کیلئے پہننا منع ہے۔ اگر مرد نے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا اس طرح پہنا جس طرح اس کو عام طور پر پہنا جاتا ہے تو اگر ایک دن یا ایک رات کامل پہنا ہے تو دم واجب ہوگا اور اس سے کم میں اگرچہ ایک گھنٹہ پہنا ہو تو نصف صاع (صدقہ) واجب ہوگا اور ایک گھنٹہ سے کم پہنا ہو تو ایک مٹھی گیہوں صدقہ دے دے اور اگر ایک روز سے زیادہ پہنے رہا تب بھی ایک ہی دم ہے اگرچہ کئی دن پہنے رہا ہو۔

☆ بہت سے لوگ حج یا عمرہ ہی کی خالص نیت سے آفاق سے آتے ہیں اور میقات سے احرام نہیں باندھتے جدہ آ کر احرام باندھتے ہیں ان پر دم واجب ہو جاتا ہے ایسے حضرات میقات پر یا اس سے پہلے احرام باندھیں اگر مکہ مکرمہ جانے سے پہلے جدہ میں ایک دو دن ٹھہرنا ہو تو احرام کی حالت میں وقت گزاریں۔

مسائل طواف:

۱۔ طواف کے لئے نیت شرط ہے بغیر نیت کے کعبہ شریف کے گرد چکر لگانے سے طواف نہ ہوگا

۲۔ جس طواف کے بعد سعی کرنا ہو اس میں اضطباع سنت ہے۔

۳۔ طواف باوضو کیا جانا چاہیے۔

۴۔ طواف میں تیسرا کلمہ پڑھتے رہنا چاہیے۔

۵۔ پیشاب پاخانہ کو روک کر طواف کرنا مکروہ ہے۔

۶۔ حجر اسود کا بوسہ لینے میں دوسرے طواف کرنے والوں کو دھکے دینا حرام ہے۔

۷۔ بعض لوگ حجر اسود پر خوشبو لگا دیتے ہیں احرام کی حالت میں اگر وہاں خوشبو لگی ہو تو ہاتھ اور منہ سے بوسہ نہ دے صرف دور سے استلام کرے۔

۸۔ طواف کرتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف قصداً" دیکھنا منع ہے۔

۹۔ طواف کے چکروں کی تعداد میں اگر شک پڑ جائے تو جہاں سے شک پڑا ہے وہاں سے شروع کرے۔ یعنی اول کا اعتبار کریں۔

مسائل سعی: سعی کے صحیح ہونے کی کچھ شرطیں ہیں یعنی

(۱) خود سعی کرنا۔

(۲) پورا طواف یا اس کا اکثر حصہ یعنی چار چکر یا زیادہ ادا کرنے کے بعد سعی کا ہونا۔

(۳) حج یا عمرہ کے احرام کا سعی پر مقدم ہونا۔

(۴) سعی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔

(۵) سعی کا اکثر حصہ (یعنی سات پھیروں میں سے چار پھیرے) ادا کرنا شرط ہے۔

رکن سعی: سعی کا صفا اور مروہ کے درمیان ہونا سعی کا رکن ہے اس طرح پر کہ صفا و مروہ کی اصل چوڑائی سے ادھر اُدھر باہر نکل کر سعی نہ کرے، اگر سعی کی جگہ سے باہر سعی کی تو جائز نہیں ہے۔

واجبات سعی:

(۱) سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونے کی حالت میں کیا جائے۔

(۲) سعی کے سات پھیرے لگانا۔

(۳) اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا۔

(۴) عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا۔

۵۔ صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا۔

۶۔ ترتیب یعنی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔

سنن سعی: سعی کی دس سنتیں ہیں۔

(۱) سعی کے لئے مسجد الحرام سے نکلنے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرنا۔

(۲) طواف اور سعی میں موالات (اتصال) ہونا۔

(۳) صفا اور مروہ پر چڑھنا۔

(۴) صفا اور مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رو کھڑے ہونا۔

(۵) سعی کی نیت کرنا (امام احمد کے نزدیک نیت شرط ہے باقی تین ائمہ کے نزدیک سنت ہے)۔

(۶) سعی کے پھیروں کو پے در پے کرنا۔

(۷) مردوں کے لئے ہر پھیرے میں میلین کے درمیان دوڑ کر چلنا، عورتوں کیلئے یہ فاصلہ اطمینان سے طے کرنا۔

(۸) ستر عورت (ویسے تو ستر عورت ہر حال میں فرض ہے، یہاں اسے سنت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ترک پر کفارہ لازم نہیں آتا)۔

(۹) سعی کرتے وقت حیض، نفاس اور جنابت سے پاک ہونا۔

(۱۰) سعی کا ایسے معتد بہ طواف کے بعد ہونا جو حدث اصغر سے طہارت اور لباس و بدن و مکان طواف کے نجاست حقیقیہ سے پاک ہونے کی حالت میں کیا ہو۔

حرم شریف، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں نماز کے مسائل

(۱) بیت اللہ شریف یعنی خانہ کعبہ کے چاروں طرف نماز پڑھنی جائز ہے لیکن بیت اللہ کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ ناک کی سیدھ بیت اللہ کی طرف ہو اگر بیت اللہ سامنے نہ ہوگا تو نماز ادا نہ ہوگی۔

(۲) جب کسی منزل پر اتریں یا کوچ کریں تو اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل نماز پڑھ لینی چاہیے۔

(۳) حرم شریف میں فجر کی اذان صبح صادق کے فوری بعد بلا تاخیر ہو جاتی ہے اس لئے اس کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد اشراق کا وقت شروع ہو جاتا ہے اگر طلوع آفتاب کا صحیح وقت معلوم ہو تو سورج نکلنے کے پندرہ منٹ بعد اشراق کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) دوگانہ طواف یا کسی اور نماز کیلئے یہ ممنوع اوقات ہیں عین طلوع آفتاب یا عین زوال یا عین غروب اگر کسی نے ان اوقات میں نماز شروع کی تو اس کا اعتبار نہیں ہے پھر پڑھنا واجب ہے۔

(۵) دوگانہ طواف مکروہ وقت میں پڑھنا مکروہ ہے اکثر لوگوں نے یہ غلط سمجھ رکھا ہے کہ حرم شریف میں ہر چیز جائز ہے خیال رہے کہ مسائل مقام

کے اعتبار سے نہیں بدلتے ہیں دوسروں کی دیکھا دیکھی پاکستانی حضرات بھی عصر کی نماز کے بعد طواف کر کے فوری دوگانہ طواف پڑھنے لگ جاتے ہیں ایسا نہ کریں اگر عصر کی نماز کے بعد طواف کیا تو دو رکعت واجب الطّواف مغرب کے فرضوں کے بعد پڑھے۔ حرم شریف میں مغرب کی اذان کے بعد چند منٹ کا وقفہ دیتے ہیں اور پھر جماعت کھڑی ہوتی ہے اس وقفہ میں نماز واجب الطّواف پڑھ لیں۔

(٦) اسی طرح فجر کی اذان کے بعد سوائے سنت اور قضا نماز کے کوئی نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں پھر فرض نماز کے بعد اور اشراق کے وقت سے پہلے کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس لئے دوگانہ طواف طلوع آفتاب کے بعد اشراق کے وقت لیکن اشراق کی نماز سے پہلے پڑھے۔

(٧) مشاہدات کی روشنی میں ایک بات خاص طرح سے نوٹ کریں نماز پڑھنے کے لئے طمانیت اور یکسوئی بہت ضروری ہے حج کے ہجوم میں لوگ مطاف میں مقام ابراہیم سے قریب تر ہو کر نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور طواف کرنے والوں کا ہجوم انہیں دھکا مارتا ہوا گزرتا جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو صحیح طریقے سے قیام ہوتا ہے

نہ رکوع نہ سجدہ۔ حج کے ہجوم کے درمیان مرد تو مرد عورتیں بھی مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کی کوشش میں دھکے کھاتی ہیں جو شرعا" انتہائی برا اور ناجائز ہے اس سے بچیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مقام ابراہیم کے پیچھے دوگانہ طواف پڑھنا افضل اور مستحب ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسی بے اطمینانی کی نماز نماز نہیں ہوتی ہے پھر ایسی نماز کا کیا فائدہ؟ ایسی نماز کس کام کی؟ اس لئے حج کے ہجوم میں بہتر ہے کہ بالکل پیچھے چلے جائیں اور آب زم زم کے کنویں کے احاطہ کی دیوار کے ساتھ پیٹھ کر کے نماز پڑھیں سامنے مقام ابراہیم ہوگا۔ وہاں بھی اگر ہجوم ہو تو مسجد الحرام میں کسی جگہ بھی خصوصاً پہلی منزل پر سکون سے پڑھنے کا موقع مل سکتا ہے بحالت مجبوری یہ نماز گھر پر بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن اس کا پڑھنا ضروری ہے اس لئے کہ یہ واجب ہے اسکی ادائیگی کا وقت فوت نہیں ہوتا یعنی تمام عمر میں کسی بھی وقت اور کہیں بھی ادا کر سکتا ہے۔

(۸) عوام کی اکثریت کو یہ معلوم نہیں ہے کہ کن حالات میں منیٰ و عرفات میں قصر نماز پڑھنی چاہیے اور کب پوری نماز پڑھنی چاہیے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نماز کے وقت ایک دوسرے پر اعتراض کرنے لگتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ

قصر ہوگی اور کوئی کہتا ہے کہ پوری نماز پڑھی جائے گی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اردو میں چھپی ہوئی حج کی کتابوں میں بھی قصر کی پوری تعریف نہیں لکھی ہے اس لئے سب سے پہلے قصر کی مختصر تعریف سمجھیں۔

(۹) شریعت میں مسافر اس کو کہتے ہیں جو اتنی دور جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلے جہاں تین دن میں پیدل پہنچ سکتے ہیں اور جب وہ اپنے شہر اور بستی (یعنی آبادی) سے باہر نکل آئے اور مکانات کو پیچھے چھوڑ دے اس وقت سے قصر کرے اسٹیشن اگر آبادی کے اندر ہے تو متعلقہ بستی کے حکم میں ہے اور اگر آبادی سے باہر ہے تو اس بستی کے حکم میں نہیں ہے عوام کی آسانی کیلئے خشکی میں اٹھہتر کلومیٹر کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھی گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ ایک ساتھ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو موجودہ دور میں جبکہ تیز رفتار گاڑیاں اور ہوائی جہاز چلنے لگے ہیں اٹھہتر کلومیٹر کا سفر اگر ایک گھنٹہ یا اس سے بھی کم میں کرے گا تب بھی شرعا" مسافر ہی رہے گا۔

(۱۰) ایک اہم بات جس سے اکثریت ناواقف ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دو مقامات میں پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت کرے تو اگر وہ دونوں

مقام مستقل جدا جدا ہوں اوران دونوں مقاموں میں اسقدر فاصلہ ہو کہ ایک مقام کی (بغیر لاؤڈ اسپیکر) اذان کی آواز دوسرے مقام تک نہیں دی جاسکتی تو وہ مقیم نہیں ہوگا بلکہ مسافر تصور کیا جائے گا۔ مثلاً کوئی شخص چودہ (۱۴) دن مکہ مکرمہ میں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ دن منیٰ وعرفات میں رہے تو اس صورت میں بھی وہ مسافر ہی رہے گا پس جو حاجی مکہ مکرمہ میں ایسے وقت پہنچا کہ ۸ ذوالحج تک پندرہ روز سے کم ہیں وہ مکہ مکرمہ میں پندرہ روز یا اس سے زیادہ کی اقامت کی نیت کرے تو یہ نیت اقامت درست نہیں ہوگی اور ایسا آدمی شرعاً مسافر ہی رہے گا۔ اس لئے کہ پندرہ دن کے اندر اندر وہ منیٰ وعرفات ضرور جائے گا۔ ایسے حاجی کو منیٰ وعرفات اور مزدلفہ میں قصر نماز پڑھنی ہوگی یعنی ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعت فرضوں کی بجائے دو رکعت فرض پڑھنی ہوگی فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور یہ تینوں نمازیں بدستور پڑھی جائیں گی۔

(۱۱) مسافر کیلئے ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نمازوں کو پورا پڑھنا مناسب نہیں ہاں اگر بھول کر پڑھ لی اور دوسری رکعت میں قعدہ کرلیا ہے تو دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو گئیں لیکن سجدہ سہو کرنا ہوگا اگر غلطی سے

پوری چار رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا اور گفتگو کر لی اور اس طرح سجدہ سہو کا موقع نکل گیا تو چار رکعتیں نفل ہو گئیں اسلئے فرض نماز از سر نو پڑھے۔

(۱۲) سنتوں میں قصر نہیں ہے یعنی جہاں چار سنتیں پڑھی جاتی ہیں مسافر بھی چار ہی پڑھے سفر میں سنتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر جلدی ہو تو سنتوں کو چھوڑنے میں مضائقہ نہیں ہے ایسی حالت میں ان کی تاکید نہیں رہتی ہے اگر جلدی نہیں ہے تو سنتوں کو ترک نہ کرے خاص کر فجر کی سنت کو۔

(۱۳) کوئی حاجی مکہ مکرمہ میں اس وقت مقیم تصور کیا جائے گا جب ۷ ذی الحج تک اس کے کم سے کم پندرہ دن ہو گئے ہوں ایسے لوگ مکہ مکرمہ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں تمام نمازیں پوری پڑھیں۔

(۱۴) حرمین شریفین میں مقیم امام نماز پڑھاتا ہے اس کے پیچھے مسافر ہو تب بھی پوری چار رکعت نماز پڑھنی ہوگی۔ بہت سے حجاج اپنی ناواقفیت کی وجہ سے امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیتے ہیں یہ غلط ہے اور ایسا کرنے والے کی نماز نہیں ہوگی۔

(۱۵) اسی طرح اگر امام مقیم ہو تو عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں پوری پڑھے اور مقتدی بھی پوری نماز پڑھے خواہ وہ مسافر ہو اگر اپنے خیمہ میں

نماز پڑھ رہے ہوں تو نماز شروع ہونے سے پہلے معلوم کرلیں کہ امام مقیم ہے یا مسافر۔

(۱۶) اگر امام مسافر ہو تو قصر کرے اور مقتدی اگر مسافر ہوں تو وہ بھی قصر کریں لیکن جو مقتدی مقیم ہوں وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی دو رکعتیں پوری کریں۔

(۱۷) عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر کے اکٹھا پڑھنا واجب نہیں ہے یہ سنت ہے عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کر کے ظہر کے وقت پڑھنے کے لئے یہ شرط ہے کہ دونوں نمازوں میں امیر وقت یا اس کا نائب قاضی وحاکم امام ہو۔ مسجد نمرہ میں ایسا ہی امام نماز پڑھاتا ہے۔ اس لئے صرف وہاں دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھی جاسکتی ہیں یہ نماز ایک اذان اور دو تکبیر کے ساتھ پڑھی جاتی ہے ظہر کے فرض کے بعد تکبیر تشریق اور تلبیہ کہے لیکن ظہر کی سنت نہ پڑھے عصر کی نماز کے بعد بھی ظہر کی سنت اور نفل نہ پڑھے اس لئے کہ عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد کوئی نفل پڑھنا جائز نہیں۔

(۱۸) لیکن اگر اپنے خیمہ میں اکیلے یا با جماعت نماز پڑھے تو ظہر کی نماز

ظہر کے وقت پڑھے۔اول اور آخر کی سنتیں بھی پڑھیں پھر عصر کی نماز عصر کے وقت پڑھیں۔

(۱۹) مزدلفہ میں نماز مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھنے کے لئے جماعت شرط نہیں ہے خواہ جماعت سے پڑھے یا تنہا دونوں کو اکٹھا پڑھے لیکن جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔

(۲۰) مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے وقت جمع کرنا واجب ہے اس کیلئے عرفات کی طرح امیر یا اس کا نائب یعنی قاضی یا خطیب ہونا شرط نہیں ہے۔

(۲۱) اگر مزدلفہ میں عشاء کے وقت سے پہلے پہنچ گیا تو جب تک عشاء کا وقت نہ ہو مغرب نہ پڑھے۔جب عشاء کا وقت ہو جائے تو ایک اذان اور تکبیر سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے پہلے مغرب کی نماز ادا کرنے کی نیت سے پڑھے اس کے بعد عشاء کی نماز کے لئے اذان اور تکبیر نہ کہے اور دونوں نمازوں کے درمیان سنت اور نفل بھی نہ پڑھے۔عشاء کی نماز کے بعد مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھے۔

(۲۲) دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ حرم شریف میں سو جاتے ہیں اور اُٹھ کر

فوری نماز پڑھنے لگتے ہیں خیال رہے کہ ٹیک لگا کر سوجانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے ایسی حالت میں دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھیں ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

(۲۳) صفا اور مروہ پر نفل نماز نہ پڑھیں، مکروہ ہے۔

(۲۴) حطیم بھی بیت اللہ کا حصہ ہے اگر موقع ملے تو میزاب رحمت کے نیچے نوافل پڑھیں۔

(۲۵) آجکل عورتیں مردوں کے ساتھ جماعت میں آگے یا پیچھے کھڑی ہوجاتی ہیں یہ خاص کر حج کے موقع پر مطاف میں ہوتا ہے اور منع کرنے کے باوجود نہیں ہٹتی ہیں بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرد اپنی عورتوں کو خود مطاف میں مردوں کے ساتھ کھڑا کر دیتے ہیں اول یہ کہ اس طرح عورتوں کو مردوں کے ساتھ کھڑا کر دینا شرعاً حرام ہے دوسرے یہ خیال رہے کہ نماز میں کوئی عورت کسی مرد کے برابر اس طرح کھڑی ہو جائے کہ ایک کا عضو کسی دوسرے کے کسی عضو کے مقابل ہو جائے اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہوتو اس سے تین مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ایک اس کے دائیں ایک اس کے بائیں اور ایک پیچھے والے

کی)۔ پاکستانی حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں اور اپنی عورتوں کو مردوں کے ساتھ جماعت میں کھڑا نہ ہونے دیں خود غور کریں کہ اس کا گناہ کس پر ہوگا اور مرد حضرات بھی عورتوں کے برابر کھڑے ہونے سے پرہیز کریں۔

حج

حج

حج کی تعریف۔ حج کا لغوی معنیٰ ہے کسی عظیم الشان چیز کی طرف قصد و ارادہ کرنا جبکہ شریعت کی اصطلاح میں مخصوص زمانے میں مخصوص افعال فرض، واجبات، طواف، سعی، وقوف عرفات اور دیگر مخصوص مقامات کی زیارت کرنے کو حج کہا جاتا ہے۔

حج کی فرضیّت۔ حج تندرست، صاحب استطاعت، بالغ، عاقل، بقائمی ہوش وحواس مسلمان مرد وعورت پر اسکی زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔ صاحب استطاعت سے مراد ایسے مسلمان مرد وخواتین جن پر زکوٰۃ فرض ہو ان کی مالی حیثیت اتنی مضبوط ہو کہ وہ آسانی سے سفر حج اور اسکے لوازمات یعنی مناسک حج کو انکی شرائط کے ساتھ پورا کر سکتے ہوں۔

حج کا حکم۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے دین اسلام کو ایک محل سے تشبیہ دی ہے، جس کے پانچ ستون ہیں ان میں سے پانچواں ستون حج کو قرار دیا ہے۔ حج عظیم ترین عبادت اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا شعار ہے احادیث کے مطابق تمام انبیاء کرام نے خانہ کعبہ کا حج کیا ہے۔ قرآن حکیم میں صاحب استطاعت لوگوں پر حج فرض ہونے کا ذکر موجود ہے حج کرنے سے ثواب ملتا ہے اس کے ترک کرنے پر گناہ ہوگا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص استطاعت رکھتا ہو اور پھر حج نہ

کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔

حج کی شرعی حیثیت ۔ حضرات فقہائے کرام کی آراء کے مطابق زندگی بھر میں صاحب استطاعت پر ایک مرتبہ بیت اللہ شریف کا حج کرنا فرض ہے تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نماز روزہ کی طرح حج بھی اسلام کا ایک رکن ہے اور فرض عین ہے۔

حج کا وقت ۔ حج کا وقت مقررہ مہینے اور ایام ہیں یعنی شوال، ذی قعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے۔

عورت کے لئے محرم یا شوہر کے ساتھ ہونے کی شرط

عورت کے لئے محرم یا شوہر کے بغیر 78 کلومیٹر یا اس سے زیادہ کا سفر کرنا شرعاً ممنوع ہے یہ سفر خواہ ریل سے ہو یا موٹر کار سے یا جہاز سے خواہ دنیا کے لیے ہو یا دینی کام کیلئے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی غیر محرم کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے، ایک شخص کو آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ جس کی بیوی حج کے لئے گئی ہوئی ہو کہ اس کے ساتھ جا کر حج کرو۔

(بخاری و مسلم)

یہ ممانعت جوان اور بوڑھی ہر عورت کیلئے ہے بعض عورتوں کا خیال ہوتا ہے کہ چند عورتوں کے ساتھ بغیر محرم کے عورت سفر میں چلی جائے تو یہ جائز ہے۔ان کا یہ خیال غلط ہے، آپ ﷺ نے بغیر کسی خصوصیت کے ہر عورت کے حق میں تاکیدی طور پر ممانعت فرمائی ہے۔حج یا عمرے کا سفر بھی بغیر شوہر یا محرم کے سخت ممنوع اور گناہ ہے محرم یا شوہر کے بغیر حج پر چلی جانے والی عورتیں اپنا حج یا عمرہ خراب کرتی ہیں۔شریعت میں محرم اس شخص کو کہا جاتا ہے جس سے نکاح کبھی بھی درست نہ ہو (جیسے باپ، بیٹا، پوتا، نواسا، داماد، سسر، حقیقی چچا، حقیقی ماموں)

مسئلہ: خواہ مخواہ کسی کو باپ، بھائی یا بیٹا بنا کر بعض عورتیں سفر شروع کر دیتی ہیں یہ غلط ہے۔

مسئلہ: عورت کے پاس اتنی مالیت ہو کہ مکہ معظّمہ تک اپنے خرچے سے آ جا سکتی ہو اور محرم اور شوہر بھی ساتھ جانے کو تیار ہو تو اس پر حج کرنا فرض ہے اگر بغیر محرم یا شوہر کے چلی جائے گی تو گنہگار ہوگی۔

عورت کا احرام

عورت بھی احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو مردوں کی طرح غسل کر کے اور دو رکعت نماز پڑھ کر عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، اگر غسل یا نماز یا دونوں چیزوں کا موقع نہ ہو تو نیت اور تلبیہ پر اکتفا کر لے یعنی عمرہ کی نیت کر کے لبیک اللھم لبیک آخر تک پڑھ لے اس طرح سے احرام میں داخل ہو جائے گی اگر کوئی عورت حیض یا نفاس والی ہو اور اسے مکہ مکرمہ جانے یا حرم میں داخل ہونے کے لئے میقات سے گزرنا ہے تو اسی حالت میں احرام باندھ لے، یعنی حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے پھر اگر مکہ مکرمہ پہنچنے تک پاک نہ ہو تو پاک ہونے کا انتظار کرے جب تک پاک نہ ہو مسجد میں نہ جائے اور جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے طواف وسعی کرے۔

مسئلہ: عورت احرام کی حالت میں بدستور سلے ہوئے کپڑے پہنے رہے اور سر اور تمام اعضاء ڈھانکے رہے البتہ چہرے کو کپڑا نہ لگائے۔

مسئلہ: عورتوں پر حالت احرام میں بھی نامحرموں سے پردہ کرنا لازم ہے یہ جو مشہور ہے کہ حج یا عمرہ میں پردہ نہیں یہ غلط ہے اور جاہلانہ بات ہے چہرہ پر کپڑا نہ لگنا اور بات ہے اور نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولنا اور بات ہے حکم یہ ہے کہ عورت حالت احرام میں چہرہ پر کپڑا نہ لگنے دے اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولے۔

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ ہم حالت احرام میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھے گزرنے والے جب اپنی سواریوں پر سے گزرتے تھے تو ہم اپنی چادر کو اپنے سر سے آگے بڑھا کر چہرہ پر لٹکا لیتے تھے جب وہ آگے بڑھ جاتے تو چہرہ کھول لیتے تھے۔ (مشکوۃ بحوالہ ابو داؤد)

اس سے صاف معلوم ہوا کہ نامحرموں کو چہرہ دکھانا احرام میں بھی ممنوع ہے بعض خواتین گتہ وغیرہ کاٹ کر ماتھے کے اوپر لگا لیتی ہیں اور اس کے اوپر سے نقاب لٹکا لیتی ہیں جس سے چہرہ پر کپڑا نہیں لگتا اور پردہ بھی ہو جاتا ہے یہ بھی ایک مناسب صورت ہے اور اس میں کوئی تکلیف بھی نہیں۔ (طریقہ حج وعمرہ)

نابالغ کا احرام

مسئلہ: اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھدار ہے تو وہ خود اپنا احرام باندھے اور احکام حج وعمرہ ادا کرے اور مثل بالغ کے سب افعال ادا کرے اور اگر چھوٹا بچہ ناسمجھ ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے احرام باندھے۔

مسئلہ: چھوٹا بچہ ناسمجھ اگر خود افعال عمرہ ادا کرے یا خود احرام باندھے تو یہ افعال اور احرام صحیح نہیں ہوں گے۔

مسئلہ: سمجھدار بچہ خود طواف کرے اور ناسمجھ کو ولی گود میں لے کر طواف کرائے۔

مسئلہ: ولی کو چاہئے کہ بچہ کو ممنوعات احرام سے بچائے لیکن اگر کوئی فعل ممنوعات احرام میں سے بچہ کرے گا تو اس کا کفارہ واجب نہ ہوگا' نہ بچہ پر اور نہ ولی پر۔

مسئلہ: جس بچہ کی طرف سے احرام باندھا جائے گا اگر لڑکا ہے تو اس کے بدن سے سلے ہوئے کپڑے نکال دیئے جائیں اور چادر اور لنگی اس کو پہنادی جائے۔

مسئلہ: بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا اگر تمام افعال چھوڑے یا بعض چھوڑ دے تو اس پر کوئی کفارہ یا قضاء واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ: ناسمجھ چھوٹے بچے کا ولی اپنے طواف کی نیت کے ساتھ بچہ کی طرف سے نیت کرے پھر بچہ کو ساتھ اٹھا کر طواف کرے تو اس طرح ایک ہی طواف سے دونوں کا طواف ادا ہو جائے گا۔

احرام

احرام، حج اور عمرہ کے درست ہونے کیلئے شرط ہے جیسے نماز کے درست ہونے کیلئے تکبیر تحریمہ شرط ہے، احرام کا لغوی معنی ہے حرام کرنا یعنی جس وقت کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو چند مباح چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں جیسے شکار کرنا، بیوی سے ازدواجی تعلق وغیرہ (تفصیلات پہلے گزر چکی ہیں وہاں دوبارہ دیکھ لیں)۔

شریعت میں احرام کی تعریف یہ ہے کہ جو چیزیں احرام سے پہلے حلال و مباح تھیں نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام باندھ لینے سے ان چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور پر حرام قرار دے لے، مجازاً ان دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جن کو حاجی احرام کی حالت میں استعمال کرتا ہے۔

جب کوئی شخص مکہ معظّمہ کے لئے روانہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ راستہ میں جو بھی میقات پڑے اس پر یا اس سے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھے حج کے تو خاص دن مقرر ہیں البتہ عمرہ سال بھر میں جب چاہے کر سکتا ہے۔ حج کے پانچ دنوں ۹،۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذوالحجہ کو عمرہ کرنا مکروہ ہے۔

احرام کے مسائل

مسئلہ: اگر کسی نے احرام کے وقت غسل نہ کیا اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر احرام باندھ لیا تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: اگر پانی نہ ہو یا کوئی عذر ہو تو احرام کے لئے غسل کی جگہ تیمّم کرنا مسنون نہیں ہے کیونکہ تیمّم سے نظافت (پاکیزگی) اور صفائی حاصل نہیں ہوتی، ہاں احرام کی نماز کے لئے تیمّم کرنا درست ہے بشرطیکہ اصول تیمّم کے مطابق اس وقت تیمّم کرنا جائز ہو۔

مسئلہ: اگر کسی نے فرض نماز کے بعد حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تو اس سے بھی احرام میں داخل ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کسی نے موقع ہوتے ہوئے بھی سستی سے کام لیا اور غسل، وضو اور نماز کے بغیر ہی حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تب بھی احرام میں

داخل ہو جائے گا البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر حالت احرام میں احتلام ہو جائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا کپڑا اور جسم دھو کر غسل کر لیں اگر چادر بدلنے کی ضرورت ہو تو دوسری چادر استعمال کریں۔

مسئلہ: اگر حالت احرام میں کسی جگہ زخم ہو جائے تو اس سے بھی احرام میں کوئی فرق نہیں آتا اور نہ کوئی چیز واجب ہوتی ہے۔

مسئلہ: احرام میں انجکشن و ٹیکہ لگوانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام میں غسل فرض ،فرض کے زمرے میں آتا ہے اور غسل سنت ،سنت کے' ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے بھی غسل کرنا درست ہے البتہ میل دور نہ کرے اور صابن نہ لگائے اور خاص کر خوشبودار صابن سے تو بہت دھیان کے ساتھ پرہیز کرنا لازم ہے۔

مسئلہ: حالت احرام میں سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا یا سر یا داڑھی کو اس طرح کھجلانا کہ بال کے گرنے کا خوف ہو مکروہ ہے اس لئے ایسے آہستہ کھجلائے کہ بال نہ گریں۔

مسئلہ: احرام میں آئینہ دیکھنا، دانت اکھڑوانا درست ہے اور مسواک بدستور سنت ہے۔

مسئلہ: احرام میں موذی جانوروں کو مارنا جائز ہے جیسے سانپ، بچھو، پسو، مچھر، بھڑ وغیرہ۔

مسئلہ: احرام کا کپڑا سفید ہونا افضل ہے۔ لیکن اگر رنگین تہبند باندھ لیا یا رنگین چادر اوڑھ لی تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: کمبل، لحاف اوڑھنا بھی احرام میں جائز ہے نیچے اوپر اگر دو چادریں اوڑھ لیں یا چادر پر کمبل اوڑھ لیا یا نیچے دو چادریں باندھ لیں تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: اگر روپیہ، پاسپورٹ وغیرہ رکھنے کی ضرورت سے نیچے کی چادر پر پیٹی یا ہمیانی باندھ لی تو یہ جائز ہے۔

مسئلہ: جن چادروں میں احرام باندھا تھا اگر ان کو ہٹا کر دوسری چادریں پہن لے تو اس میں کوئی حرج نہیں اگر چادر ناپاک ہو جائے تو اس کو دھونے کے لئے جسم سے ہٹا لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: احرام میں گھڑی باندھنا، چشمہ لگانا درست ہے۔

مسئلہ: احرام والے کو سر اور منہ پر پٹی باندھنا منع ہے اگر چوتھائی سر یا چوتھائی چہرہ پر ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ پٹی باندھی تو دم واجب ہوگا اور اگر چوتھائی سے کم ڈھانکا یا ایک دن یا ایک رات سے کم ڈھانکا تو صدقہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: احرام میں مرد کو جوتا، بوٹ، موزے پہننا ممنوع ہے مرد احرام میں ہوائی چپل پہنے پیر کے اوپر اٹھی ہوئی ہڈی کو ننگا رکھے۔

مسئلہ: احرام میں ہر گناہ سے سختی کے ساتھ پرہیز کرے یوں تو گناہ سے ہمیشہ ہی بچنا لازم ہے لیکن احرام میں اس کا اور زیادہ اہتمام کرے۔

مسئلہ: احرام میں ایسی باتیں کرنا بھی ممنوع ہیں جو میاں بیوی کے درمیان ازدواجی تعلقات سے متعلق ہوں۔

مسئلہ: احرام میں لڑائی جھگڑے سے بھی بہت زیادہ پرہیز کرے۔

مسئلہ: مرغی یا بکری، گائے، اونٹ حالت احرام میں حرم اور غیر حرم میں ذبح کرسکتا ہے اور اس کا گوشت بھی کھا سکتا ہے۔

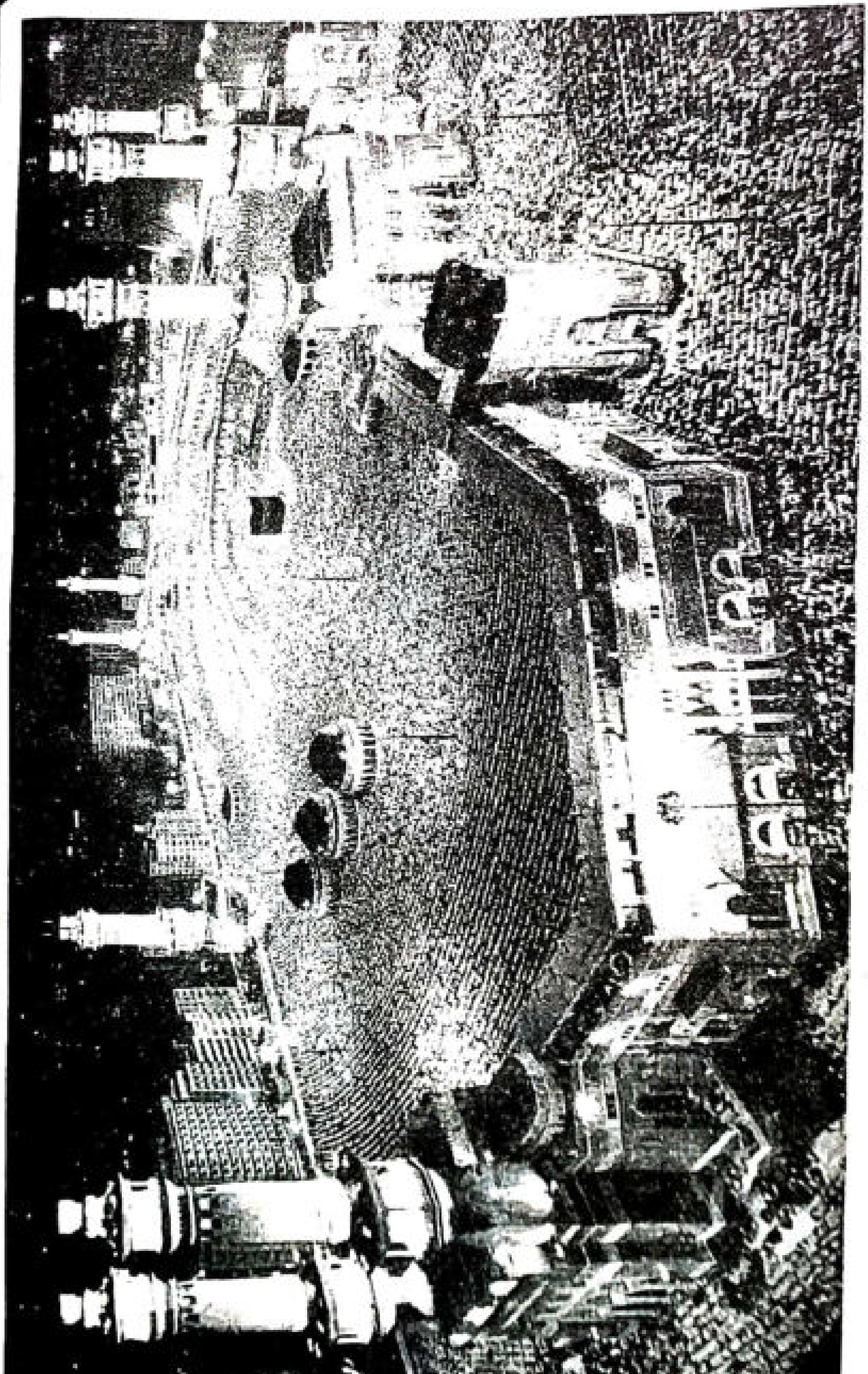

حج کے موقع کی تصویر

مناسک حج ایک نظر میں

مناسک حج ایک نظر میں

حج کا پہلا دن	حج کا دوسرا دن
۸ ذی الحجہ مکہ سے منیٰ کو روانگی	۹ ذی الحجہ وقوف عرفات
منیٰ میں آج کا دن ظہر	ظہر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے
عصر	وقوف عرفات
مغرب	عصر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے
عشاء پڑھنی ہیں	مغرب کے وقت مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی
رات منیٰ میں قیام	مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت مزدلفہ میں ادا کرنی ہیں
فجر کی نماز پڑھنے کے بعد عرفات روانگی	رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہے

حج کا تیسرا دن

۱۰ ذی الحجہ

مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے ذرا پہلے منیٰ کو روانگی

پہلے

بڑے شیطان کی رمی

پھر

قربانی کرنا

پھر

سر کے بال منڈانا یا کترانا

پھر

طواف زیارت کو مکہ جانا

رات منیٰ میں قیام

حج کا چوتھا دن

۱۱ ذی الحجہ

منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے

پہلے

چھوٹے شیطان کی

پھر

درمیانے شیطان کی

پھر

بڑے شیطان کی

طواف زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج کرلیں

رات منیٰ میں قیام

حج کا پانچواں دن

۱۲ ذی الحجہ

منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے

پہلے

چھوٹے شیطان کی

پھر

درمیانے شیطان کی

پھر

بڑے شیطان کی

طواف زیارت اگر نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کرلیں

۱۳ ذی الحجہ کو اگر قیام کا ارادہ ہے تو کنکریاں زوال سے پہلے ماری جا سکتی ہیں مگر مکروہ ہے

نوٹ:۔اس کے علاوہ حج کے بقیہ دنوں میں روزمرہ کی طرح نمازیں ادا کریں۔

طواف زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۲ ذی الحجہ کی غروب آفتاب یعنی مغرب تک ہے۔

طواف زیارت سے رات کے کسی بھی حصے میں فارغ ہوں تو بقیہ رات قیام کے لیے منیٰ چلے جائیں۔

حج کی ترتیب

۱۔ گھر سے روانگی۔

۲۔ حدود میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا۔

۳۔ غسل یا وضو کر کے شہر مکہ میں داخل ہونا۔

۴۔ مسجد حرام میں داخل ہونا اور خانہ کعبہ کا طواف مقررہ طریقے پر کرنا۔

۵۔ طواف کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

۶۔ ۸ ذی الحجہ کو طواف قدوم کر کے منیٰ کے لئے راونگی۔

۷۔ ۹ ذی الحجہ کو عرفات میں جانا اور ظہر و عصر کی نماز ملا کر پڑھنا۔ تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ نماز امام حج کی امامت میں ادا کرے بصورت دیگر ظہر کے وقت ظہر کی اور عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھے۔

۸۔ ۹ ذی الحجہ کی شب کو مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھنا، رات کو وہاں قیام کرنا۔

۹۔ ۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ سے چل کر منیٰ میں آنا اور بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔

۱۰۔ قربانی کرنا اور سر کے بال منڈانا۔

۱۱۔ ۱۰ ذی الحجہ کو سر منڈانے کے بعد مکہ جا کر طواف زیارت کرنا اور پھر منیٰ واپس آنا اور اگر ۸ ذی الحجہ کو سعی نہ کی ہو تو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

۱۲۔ ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام، تینوں جمرات پر بالترتیب کنکریاں مارنا۔

۱۳۔ اب آپ حاجی ہو گئے۔ ۱۲ ذی الحجہ کو مکہ واپس جا کر طواف کیجئے اور آب زم زم پی کر خدا کا شکر ادا کیجئے۔ دو رکعت شکرانہ ادا کیجئے۔

فرائض حج۔ حج میں تین فرض ہیں۔

(۱) **احرام باندھنا:** یعنی دل سے حج کی نیت کر کے تلبیہ یعنی لبیک اللھم لبیک اخیر تک پڑھنا۔

(۲) **عرفات میں ٹھہرنا:** نویں ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد سے لے کر دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک کے دوران عرفات میں ٹھہرنا اگرچہ تھوڑی سی دیر کے لئے ہو۔

(۳) **طواف زیارت:** جو وقوف عرفات کے بعد ۱۰ ذی الحجہ کو قربانی اور سر منڈوانے کے بعد کیا جاتا ہے (اس سے پہلے جو طواف ہو وہ فرض میں شمار نہ ہوگا)

ان تینوں فرائض میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے تو حج نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم دینے سے بھی نہیں ہوسکتی۔

واجبات حج: حج کے واجبات چھ ہیں۔

(۱) مزدلفہ میں وقوف کے وقت صبح کی نماز سے لے کر طلوع آفتاب تک ٹھہرنا۔

(۲) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۳) رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا۔

(۴) قارن اور متمتع کو قربانی کرنا۔

(۵) حلق یعنی سر کے بال منڈوانا یا قصر یعنی کتروانا۔

(۶) آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کا طواف وداع کرنا۔

اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے گا تو حج ہو جائے گا خواہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر لیکن اس کا کفارہ لازم ہوگا۔ اس کی تفصیل جنایات کے بیان میں آئے گی۔ انشاء اللہ۔

سنن حج۔

(۱) مفرد آفاقی اور قارن کو طواف قدوم کرنا۔

(۲) طواف قدوم میں رمل اور اضطباع کرنا (اگر اس کے بعد سعی کرنا ہو، اگر طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی تو طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہوگی اور اس وقت طواف زیارت میں رمل کرنا ہوگا) اگر چہ شلوار قمیض پہنی ہوئی کیوں نہ ہو۔

(۳) آٹھویں ذی الحجہ کی صبح کو منیٰ کے لئے روانہ ہونا اور وہاں پانچوں نمازیں پڑھنا۔

(۴) طلوع آفتاب کے بعد نویں ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات کے لئے روانہ ہونا۔

(۵) عرفات سے غروب آفتاب کے بعد امام حج سے پہلے روانہ نہ ہونا۔

(۶) عرفات سے واپس ہو کر رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

(۷) عرفات میں غسل کرنا۔

(۸) ایام منیٰ میں رات کو منیٰ میں رہنا۔

سنت کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً ترک کرنا بُرا ہے اور ان کے ادا کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ان کے ترک کرنے سے کفارہ لازم نہیں آتا۔

نوٹ:۔ ہر مسلمان کو دل و جان سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا چاہیے۔

حج کی ادائیگی کا طریقہ

۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک کے دنوں کو ایام حج کہا جاتا ہے۔

حج کا پہلا دن: ۷ ذی الحجہ مغرب کے بعد ۸ ذی الحجہ کی رات شروع ہو جائے گی، رات ہی کو منیٰ کے لئے سب روانگی کی تیاری کر لیں غسل کریں غسل میں احرام کی نیت کریں غسل کرنے کے بعد دو رکعت نفل ادا کریں نفل کی ادائیگی کے بعد حج کی نیت کریں۔

حج کی نیت:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ۔ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی ؕ

ترجمہ:- اے میرے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں پس اس کو میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے قبول فرما لے اور اس میں میری مدد فرما اور اس میں میرے لیے برکت ڈال میں نے حج کی نیت کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے احرام باندھا۔

اس کے بعد کچھ بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ کہیں آہستہ آواز سے درود شریف پڑھیں اب آپ پر احرام کی پابندیاں لازم ہو گئیں۔

منیٰ کی طرف روانگی:

عام طور پر ۸ ذی الحجہ کی صبح فجر کی نماز سے فارغ ہو کر منیٰ کی جانب کوچ ہوتا ہے اس سفر میں تلبیہ کثرت سے پڑھیں اس وقت اللہ تعالیٰ کو آپ کے یہ کلمات بہت پسند ہیں جتنی کثرت سے حاجی اس کو پڑھیں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا قرب حضور پاک ﷺ کے طفیل آپ کے ساتھ ساتھ ہوگا، ساتھ ساتھ استغفار پڑھتے رہیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں ظہر سے پہلے آپ انشاءاللہ منیٰ پہنچ جائیں گے آپ کے معلم نے آپ کیلئے خیمہ میں یا جہاں بھی قیام کی جگہ کا انتظام کیا ہوگا وہاں آپ آرام کریں یہاں کے مناسک حج میں آج ظہر، عصر، مغرب، عشاء تک چار اور ۹ ذی الحجہ کی فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنا شامل ہے رسول اللہ ﷺ نے بھی پانچ نمازیں منیٰ میں ادا فرمائی تھیں منیٰ کو روانگی ۸ ذی الحجہ کو فجر سے پہلے رات میں بھی کسی وقت ہوسکتی ہے روانگی سے پہلے احرام کی فاضل چادریں، تولیے، لوٹا، گلاس، کھانے اور چائے کے دو چار برتن اور چمچ قربانی اور سفر کے دوران اخراجات کی رقم ساتھ لے لیں آج کا سارا دن اور ساری رات منیٰ ہی میں بسر ہوگی یہ عبادتوں کے دن ہیں عبادتوں

کی راتیں ہیں اور لوگ اس مالک کو یاد کرتے ہیں جو ان سب کا مولا ہے رات اس کے حضور اس کی عبادت اور اس کی جناب میں گریہ زاری میں بسر ہوتی ہے اللہ کا بندہ سب سے الگ اپنے رب کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔

مسئلہ: آٹھویں تاریخ کی ظہر سے نویں تاریخ کی صبح تک منٰی میں پانچ نمازیں پڑھنا اور اس رات کو منٰی میں قیام کرنا سنت ہے اگر اس رات کو مکہ میں رہا یا عرفات میں پہنچ گیا تو مکروہ ہے۔

حج کا دوسرا دن 9 ذی الحجہ

فجر کی نماز منٰی میں ادا کرنے کے بعد جب سورج نکل آئے تو عرفات جانا ہے آج حج کا سب سے بڑا رکن وقوف عرفہ ادا کرنا ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا سورج طلوع ہونے کے بعد جب کچھ دھوپ پھیل جائے تو منٰی سے عرفات کیلئے روانہ ہو جائے جو منٰی سے تقریباً 9 کلومیٹر ہے منٰی سے عرفات کیلئے روانہ ہوتے وقت دعا پڑھی جائے۔ حاجیوں کے قافلے فجر کی نماز کے بعد سے عرفات پہنچنا شروع کر دیتے ہیں جس قدر ہو سکے تلبیہ،

درود شریف اور کلمہ چہارم جو حضور پاک ﷺ نے اس جگہ پڑھا اور پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے خوب پڑھیں اور میدان عرفات میں پہنچ کر جبل رحمت پر نظر پڑتی ہے یہی وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت نبی اکرم ﷺ نے آخری حج کے موقع پر خطاب فرمایا تھا۔ جبل رحمت پر نظر پڑے تو تسبیح وتہلیل وتکبیر کہے اور جو جی چاہے مانگے۔ عرفات پہنچ کر اپنے خیمے میں قیام کیجیے۔

نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک کے درمیانی حصہ میں احرام حج کی حالت میں کسی قدر بھی اگر عرفات میں ٹھہر جائے یا وہاں سے گزر جائے تو حج ہو جائے گا اگر اس وقت میں ذرا دیر کو بھی عرفات میں نہ پہنچا تو حج نہ ہوگا اور زوال کے بعد سے غروب تک عرفات میں ٹھہرنا واجب ہے جو شخص اس وقت میں نہ پہنچ سکے وہ آنے والی رات میں کسی وقت بھی پہنچ جائے تو اس کا حج ہو جائے گا۔

مستحب یہ ہے کہ زوال آفتاب کے بعد غسل کرے اور اس کا موقع نہ ملے تو وضو کرے اور اول وقت میں نماز ادا کر کے وقوف شروع کر دے۔

سنت طریقہ یہ ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی امیر حج کی اقتداء میں پڑھی جائے یعنی عصر کو بھی ظہر ہی کے وقت میں پڑھ لے وہاں مسجد نمرہ میں امام دونوں نمازیں اکٹھی پڑھاتا ہے لیکن چونکہ ہر شخص وہاں پہنچ نہیں سکتا اور سب حاجی اس میں سما بھی نہیں سکتے اور بغیر امیر حج کی اقتداء کے دونوں نمازوں کو جمع کرنا درست بھی نہیں ہے اس لئے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان وغیرہ کے حنفی علماء حاجیوں کو یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے خیموں میں ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں باجماعت پڑھیں اور نمازوں کے علاوہ جو وقت ہے اسے ذکر دعا وتلبیہ میں خرچ کریں۔ (طریقہ حج وعمرہ)

جب سورج غروب ہوجائے تو عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائیں عرفات اور منٰی کے درمیان منٰی سے مشرق کی سمت حدود حرم میں داخل ہو کر تقریبا 4.5 کلومیٹر کا میدان ہے اس کو مزدلفہ کہتے ہیں اسی میدان کی آخری حد پر ایک پہاڑ ہے جسے مشعر حرام کہتے ہیں، راستہ میں تسبیح، ذکر اور تلبیہ میں مصروف رہیں۔ حدود مزدلفہ میں جہاں بھی جگہ مل جائے بہتر ہے عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے راستہ میں مغرب کی نماز

نہ پڑھیں یاد رکھیں مغرب اور عشاء کی نمازیں آپ کو مزدلفہ میں ملا کر پڑھنی ہیں اس لئے آپ کو عشاء کے وقت کا انتظار کرنا چاہیے جب عشاء کا وقت ہو جائے تو مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ایک ہی وقت میں اس طرح پڑھیں کہ پہلے مغرب کے فرض اور عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد مغرب کی سنتیں اور نوافل اور پھر عشاء کی سنتیں، وتر اور نوافل ادا کریں یعنی دونوں نمازوں کے فرضوں کے درمیان کوئی سنت یا نفل نہ پڑھیں۔

مزدلفہ میں آمد: یہ رات آپ کو مزدلفہ میں بسر کرنی ہے نماز کی ادائیگی سے فراغت کے بعد کچھ دیر آرام کر سکتے ہیں پھر اٹھ کر تازہ دم ہو کر عبادت میں مشغول ہو جائیں یہ رات آپ کے لیے شب قدر سے بھی افضل ہے اس رات انوار الٰہی کی بارش ہوتی ہے مزدلفہ میں رات بسر کرنے والوں کو رحمت الٰہی اپنے دامن میں لے لیتی ہے بہتر ہے کہ رات جاگ کر گزاری جائے عبادت، ذکر، استغفار، توبہ اور درود شریف میں مشغول رہیں نفل پڑھیں رات بھر اپنے لئے اپنے اہل وعیال کیلئے اپنے والدین کے لئے بخشش، رحمت اور کرم کی دعائیں مانگیں آج کی رات دل سے نکلی ہوئی کوئی دعا رد نہیں ہوتی بلکہ ہر دعا قبول ہوتی ہے۔

فجر کی نماز صبح صادق ہو جانے پر ہی پڑھیں جب سائرن بجایا جاتا ہے تو اس وقت فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے البتہ آپ اپنی تیاری رکھیں، گھڑی وغیرہ دیکھ لیں پھر وقت ہونے پر فجر کی نماز ادا کر لیں نماز کے بعد طلوع صبح صادق کے بعد تھوڑی دیر مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے وقت پر نماز فجر ادا کرنے سے یہ واجب بھی پورا ہو جاتا ہے اور سورج نکلنے سے ذرا پہلے تک مزدلفہ میں رہنا سنت ہے یہاں رات ہی کو ایک تھیلی یا لفافے میں منٰی میں شیطان کو مارنے کے لئے ۷۰ کنکریاں رکھ لیں جو نہ زیادہ چھوٹی ہوں اور نہ زیادہ بڑی مزدلفہ سے روانگی کے وقت وادی مُحسر سے نہ گزریں اس وادی سے اتفاقاً" گزرنا ہی پڑے تو تیزی سے گزر جائیں اس وادی میں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔

حج کا تیسرا دن (۱۰ ذی الحجہ)

پہلا واجب وقوف مزدلفہ:

آج ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہے اس میں حج کے چند احکام ادا کریں گے پہلا حکم وقوف مزدلفہ ہے جو واجب ہے اس کا وقت طلوع

فجر سے لے کر سورج نکلنے تک ہے اگر کوئی شخص طلوع فجر کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر کر منیٰ چلا جائے سورج نکلنے کا انتظار نہ کرے تو بھی واجب وقوف ادا ہو گیا واجب کی ادائیگی کے لئے اتنا بھی کافی ہے کہ فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھ لے مگر سنت یہی ہے کہ سورج نکلنے سے کچھ پہلے تک ٹھہرے، مزدلفہ کے تمام میدان میں جہاں چاہیں وقوف کر سکتے ہیں افضل یہ ہے کہ جبل قزح کے قریب وقوف کیا جائے اگر وہاں بھیڑ ہو تو مزدلفہ میں جس جگہ ٹھہرا ہے وہیں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ کر وقوف کرلے اس وقوف میں بھی تلبیہ، تکبیر، تہلیل، استغفار، توبہ اور دعا کثرت سے کی جائے وقوف واجب ہے اس لئے اس کو چھوڑنے پر دم لازم آتا ہے۔

مزدلفہ سے منیٰ:

سورج نکلنے سے تھوڑی دیر پہلے مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جانا چاہیے اس کے بعد دیر کرنا خلاف سنت ہے۔

دوسرا واجب بڑے شیطان کی رمی:

آج صرف بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہیں مزدلفہ

سے جب چل کر منیٰ پہنچیں تو پہلے اور دوسرے جمرہ کو چھوڑ کر سیدھا جمرہ عقبہ پر جائیں اور اس کو سات کنکریاں ماریں پہلی کنکری کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھنا بند کردیں اور یہ دعا پڑھ کر کنکریاں ماریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ ؕ مفرد، متمتع اور قارن سب کے لئے یہی حکم ہے۔

رمی کرتے ہوئے ہر کنکر کے مارنے کے وقت تکبیر اور دعا اس طرح پڑھیں۔

''میں اللہ کا نام لے کر کنکریاں مارتا ہوں، شیطان کو ذلیل کرنے اور رحمٰن کو راضی کرنے کے لئے اے اللہ میرے اس حج کو مقبول بنادے میرے گناہوں کو معاف فرمادے میری سعی کی قدردانی یعنی لائق ثواب فرما''۔

جمرہ عقبہ کی رمی کا مسنون وقت سورج نکلنے سے لے کر زوال تک ہے اور زوال سے سورج ڈوبنے تک وقتِ جواز ہے یعنی اس میں نہ استحباب ہے اور نہ کراہت اور غروب آفتاب کے بعد وقت مکروہ ہوجاتا ہے مگر کمزور بیمار اور عورتوں کے لئے غروب آفتاب کے بعد بھی مکروہ نہیں ہے۔

بوڑھے بیمار مرد عورتیں اور بچے نیچے کے حصہ میں نہ جائیں

کنکریاں مارتے وقت اگر کوئی چیز نیچے گر جائے تو اسے ہرگز اٹھانے کی کوشش نہ کریں، کسی بھی کام سے نہ جھکیں ورنہ کچلے جانے کا خطرہ ہے۔

مسئلہ: جو لوگ خود رمی کر سکتے ہیں ان کی طرف سے دوسرے لوگ رمی نہیں کر سکتے جو لوگ رمی کر سکتے ہیں مگر وہ خود نہیں کرتے انہیں رمی چھوڑنے کا گناہ ہوگا اور دم واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ: جو لوگ دوسروں کو نائب بناتے ہیں کہ وہ ان کی جگہ رمی کریں ان کے لئے بہتر ہے کہ غروب آفتاب کے بعد وہ رمی خود کر لیں۔

مسئلہ: عورتوں کو تکلیف کے اندیشہ سے رات کو رمی کرا دیں۔

مسئلہ: اگر کسی نے صبح صادق تک رمی نہیں کی تو قضاء ہو گئی، گیارہویں تاریخ کو اس کی بھی قضاء کرے اور دم دے۔

قربانی: جمرۂ کبریٰ (بڑے شیطان) کی رمی سے فارغ ہو کر بطور شکرانہ حج کی قربانی کریں۔ یہ حضرت اسماعیل کی یاد والی قربانی نہیں۔ اس قربانی کو دم شکرانہ، دم تمتع، یا دم قران کہا جاتا ہے۔ یہ قربانی کرنے والے کی نیت یہ ہونا چاہیے کہ وہ حج کا واجب ذبیحہ ادا کر رہا ہے۔ اگر حج

افراد کرنے والا ہو تو اس کے لئے مستحب ہے اور قارن اور متمتع پر واجب ہے جب تک قربانی نہ ہو جائے تب تک سر کے بال نہ منڈوائیں۔

مسئلہ: بکری، دنبہ، بھیڑ جس کی عمر کم از کم ایک سال ہو ذبح کرے یا پانچ سالہ اونٹ یا دو سالہ گائے میں ساتواں حصہ لے لیں۔

مسئلہ: حج تمتع اور حج قران کی قربانی حدود حرم میں ہونا واجب ہے اور منٰی میں ہونا افضل ہے۔

مسئلہ: اگر متمتع اور قارن کے پاس قربانی کی گنجائش نہ ہو تو اس کے بدلے دس روزے رکھ لے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ تین روزے دس ذی الحجہ سے پہلے رکھ لیے ہوں اور احرام کے بعد رکھے ہوں اور حج کے مہینوں یعنی شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ میں رکھے ہوں اور سات روزے ایام تشریق گزر جانے کے بعد رکھے، خواہ مکہ میں ہو خواہ کسی اور جگہ لیکن گھر آ کر رکھنا افضل ہے اگر کسی نے دس ذی الحجہ سے پہلے تین روزے نہ رکھے تو اسے قربانی ہی کرنا پڑے گی اگر اس وقت قربانی کی قدرت نہیں ہے تو سر منڈوا کر یا بال کٹا کر احرام سے نکل جائیں لیکن

جب قدرت ہو جائے تو ایک دم قِران یا تمتع کا اور ایک دم ذبح سے پہلے حلال ہونے کا دے دے یعنی دو قربانیاں دے اور اگر ایام نحر کے بعد ذبح کرے تو ایام نحر سے موخر کرنے کا دم لازم ہوگا۔

مسئلہ: قربانی دسویں گیارہویں بارہویں میں سے کسی تاریخ میں کرنا لازمی ہے۔ جب تک قربانی نہ کرے اس وقت تک اس کو سر منڈوانا یا بال کٹانا جائز نہیں ہے اگر ایسا کرے گا تو ایک دم واجب ہوگا جو حج کی قربانی کے علاوہ ہوگا۔

مسئلہ: کسی وجہ سے دسویں تاریخ کو قربانی نہ کر سکے تو گیارہ، بارہ کو کر دے۔

سر منڈوانا: قربانی سے فارغ ہونے کے بعد حاجی سر کے بال منڈوائیں یا بال کٹوائیں لیکن منڈوانا بہتر ہے رسول اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تھی۔

اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔

عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانا جائز نہیں صرف ایک پور کے برابر

بال آخر سے کٹوائیں-آپ کے ساتھ آپ کی بیوی، بہن یا جو بھی محرم آپ کے ساتھ ہو اس کے سر کے بال ایک انگلی کے پورے کے برابر کتر دیں- بال کٹوانے کے بعد احرام کھول دیں اور روزمرہ کا لباس پہن لیں۔

طواف زیارت: طواف زیارت اپنے روزمرہ لباس میں کیا جاتا ہے احرام کی حالت میں نہیں، طواف زیارت کا افضل وقت دسویں ذی الحجہ ہے اگر بارہ تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کرلیا جائے تو جائز ہے اور اگر بارہویں تاریخ گزر گئی اور طواف زیارت نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا واجب ہوگا اور طواف بھی فرض رہے گا یہ طواف کسی حال میں ساقط نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا کوئی بدل دے کر ادا ہوسکتا ہے آخری عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہتی ہے اور جب تک اس کو ادا نہیں کیا جائے گا بیوی سے متعلق پابندیاں برقرار رہیں گی، حج کے تیسرے فرض کی ادائیگی کے بعد آپ کے لئے جو کچھ احرام سے پہلے حلال تھا وہ سب حلال ہوگیا۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی: وقوف عرفات سے پہلے یعنی مکہ پہنچ کر آپ نے صرف عمرہ کی سعی کی تھی حج کی سعی نہیں کی تھی اس لئے طواف زیارت کے بعد آپ پر صفا مروہ کے درمیان سعی واجب ہے یہ سعی آپ بغیر احرام کے اپنے روز مرہ کے کپڑوں میں کریں گے کیونکہ احرام اس سے پہلے ختم ہو جاتا ہے اب آپ فارغ ہو کر پھر منٰی چلے جائیں طواف زیارت کے بعد دو رات اور دو دن منٰی میں قیام کرنا ہے۔

حج کا چوتھا دن ۱۱ ذی الحجہ

اگر آپ کسی وجہ سے دس تاریخ کو قربانی یا طواف زیارت نہیں کر سکے تو آج کر لیں گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کو ایام رمی کہا جاتا ہے اسلئے ان دنوں میں رمی ہی وہ عبادت ہے جس کے لئے منٰی میں قیام کرنا سنت مؤکدہ اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اور منٰی سے باہر مکہ میں یا کسی اور جگہ رات گزارنا منع ہے۔ آج رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہو کر غروب آفتاب تک ہے غروب آفتاب کے بعد مکروہ ہے سب سے پہلے جمرہ اولٰی (چھوٹا شیطان) آئے گا اس پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکر

پر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھیے، رمی کے بعد دائیں جانب ہٹ کر قبلہ رخ کھڑے ہوکر دعا کریں توبہ واستغفار اور تسبیح و ذکر کے بعد درود شریف پڑھیں اپنے لئے اپنے گھربار اور دوست احباب کے لئے دعا کریں۔

جمرہ وسطیٰ (درمیانہ) پر آئیں اور اسی طرح سات کنکریاں اس کو ماریں پھر کنکریاں مار کر دائیں جانب ہٹ کر قبلہ رخ ہوکر جو دعا مانگیں قبول ہے۔جمرہ عقبہ پر آئیں اسی طرح سات کنکریاں اس کو بھی ماریں جس طرح پہلے ماری تھیں مگر اس جمرہ پر ٹھہرنے یا دعا مانگنے کا ثبوت نہیں بلکہ اس کے بعد سیدھے اپنی قیام گاہ پر چلے جائیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

حج کا پانچواں دن ۱۲ ذی الحجہ

آج کا مخصوص کام تینوں جمرات کی زوال کے بعد رمی کرنا ہے بالکل اسی ترتیب اور اسی طریقے سے جس طرح آپ کل کر چکے ہیں رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اس سے پہلے رمی کرنا جائز نہیں زوال کے بعد غروب آفتاب تک جائز ہے۔ بوڑھوں، بیماروں اور عورتوں کو رات

کے وقت ہی رمی کرنا چاہیے تا کہ مردوں کے ہجوم سے بچ سکیں۔ ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے رمی کر کے حدودِ منیٰ سے نکل کر مکۃ المکرمہ آ جائیں۔ الحمد اللہ آپ کا حج مکمل ہو گیا ہے۔

۱۳ ذی الحجہ

اگر آپ ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے وقت منیٰ میں ہی ہیں تو اب مکہ میں نہ جائیں بلکہ ۱۳ ذی الحجہ کو بعد از زوال کنکریاں تمام جمرات کو مار کر پھر مکہ جائیں گے۔ اگر رمی کے بغیر چلے گئے تو دم دینا پڑے گا اب حج کے تمام ارکان ادا ہو چکے ہیں۔

طواف وداع: میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے کہ طواف زیارت کے بعد رخصتی کا طواف بھی کریں اس کو طواف وداع اور طواف صدر بھی کہتے ہیں اور یہ حج کا آخری واجب ہے اس میں حج کی تینوں قسمیں برابر ہیں یعنی ہر قسم کا حج کرنے والے پر واجب ہے یہ طواف اہل حرم اور حدود میقات کے اندر رہنے والوں پر واجب نہیں جو عورت حج کے

سب ارکان وواجبات ادا کر چکی ہے اور طواف زیارت کے بعد اسے حیض آ گیا اور ابھی پاک نہیں ہوئی ہے کہ اس کا محرم روانہ ہونے لگا تو طواف صدر اس کے ذمہ واجب نہیں ہے وہ اپنے محرم کے ساتھ طواف وداع کئے بغیر چلی جائے۔

طواف وداع کیلئے نیت بھی ضروری ہے اگر طواف زیارت کے بعد کوئی طواف نفلی کر لیا تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے افضل یہ ہے کہ مستقل نیت سے عین واپسی کے وقت پر طواف وداع کرے۔ حائضہ عورت اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہو جائے تو اس کو لوٹ کر طواف الوداع کرنا واجب ہے۔ اگر آبادی کے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو واجب نہیں۔

طواف وداع میں طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں دو رکعت نماز کے بعد زمزم پر جائیں اور خوب سیر ہو کر پانی پئیں اور نہایت عاجزی سے دعا مانگیں حجر اسود کو بوسہ دیں۔

حج کے بعد مکہ مکرمہ کی زیارتیں

مولد رسول ﷺ: مولد النبی ﷺ کا معنی ہے "رسول ﷺ کی جائے پیدائش"۔ یہ تاریخی مکان سوق اللیل صفا سے باہر نکل کر بالکل سامنے بلڈنگ میں خانہ کعبہ کے قریب واقع ہے۔ موجودہ صورت میں اس میں ایک لائبریری ہے۔

جبل النور اور غار حرا: جبل النور کا پرانا نام جبل الحرا ہے۔ یہ مشہور پہاڑ مکہ شہر سے تقریباً پانچ کلومیٹر دور واقع ہے۔ اسی پہاڑ کی ایک چوٹی کے قریب شہرہ آفاق غار "غار حرا" واقع ہے۔ جس میں آنحضور ﷺ پر پہلی وحی (سورہ العلق) نازل ہوئی تھی۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۚ

جبل الثور اور غار ثور: جبل ثور مکہ مکرمہ سے تقریباً ۶ کلومیٹر دور واقع ہے۔ اسی سنگلاخ پہاڑ کی مشہور غار ثور میں آنحضور ﷺ ہجرت کے دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ متواتر تین دن تک اس میں رہے۔ اسی لیے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو "یار غار" کے لقب سے بھی نوازا گیا۔

جبل الرحمہ: یہ مشہور پہاڑ میدان عرفات کے پہلو میں واقع ہے۔ یہی

وہ پہاڑ ہے جہاں رسالت مآب ﷺ نے اپنا وہ آخری تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا تھا' جسے انسانیت کا بہترین منشور مانا جاتا ہے-

جنت المعلی: مکہ مکرمہ کا عظیم قبرستان جو جنت المعلی کے نام سے مشہور ہے- اس میں تاریخ اسلام کی متعدد نامور ہستیاں مدفون ہیں-

بیت الخدیجہ: حضرت خدیجہؓ کا مکان جو شارع فاطمۃ الزہرہ میں واقع ہے- مدینہ ہجرت کر جانے سے پہلے تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی تاریخی مکان میں مقیم رہے-

بیت ابوبکر صدیقؓ: اس تاریخی مکان میں حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ ایمان لائے تھے-

مسجد نمرہ: اس مشہور مسجد کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی- یہ میدان عرفہ میں واقع ہے- حج کے دوسرے روز یعنی 9 ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر اسی تاریخی مسجد میں ادا کی جاتی ہیں-

مسجد عائشہ: مسجد الحرام کی حدود سے باہر تقریباً آٹھ کلومیٹر دور مدینہ

روڈ پر یہ عظیم الشان مسجد واقع ہے۔ یہ مسجد حاجیوں اور اہل مکہ کے لیے میقات ہے۔

مسجد طوی: عمرہ ادا کرنے کے بعد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا تھا۔

مسجد جن: یہ تاریخی مسجد سوق المعلی میں جنت البقیع کے قبرستان کے قریب واقع ہے۔ اسے دو اور ناموں مسجد بیت اور مسجد حرس سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہاں جنوں کی ایک جماعت نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت قرآن حکیم کرتے سنا اور اسلام قبول کیا۔

مسجد نمرہ جس میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں

مدینہ منورہ کا سفر

مدینہ منورہ کا سفر

۱- جس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، دو جہاں کے سردار کی قیام گاہ تجویز کیا ہو اس کے لیے اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوگی کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب کے رہنے کے لیے اس کو پسند کیا ہو اور اس کے بعد پھر کسی دوسرے شہر کو اس پر فوقیت کیا ہو سکتی ہے- قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں وہ جگہ جو وحی کے نزول کے ساتھ آباد ہوئی ہو- قرآن پاک اس میں نازل ہوتا رہا ہو- حضرت جبرئیل، میکائیل علیہ السلام بار بار اس جگہ حاضر ہوتے رہے ہوں- مقرب فرشتے اترتے رہے ہوں- ان کے میدان اللہ کے پاک ذکر و تسبیحات سے گونجتے رہے ہوں اس زمین کی مٹی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا ہو وہاں حضور اقدس کے کھڑے ہونے کے اور چلنے پھرنے کے مقامات ہوں اس قابل ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے- اس کی خوشبوؤں کو سونگھا جائے- اس کے در و دیوار کو چوما جائے-

۲- ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی-

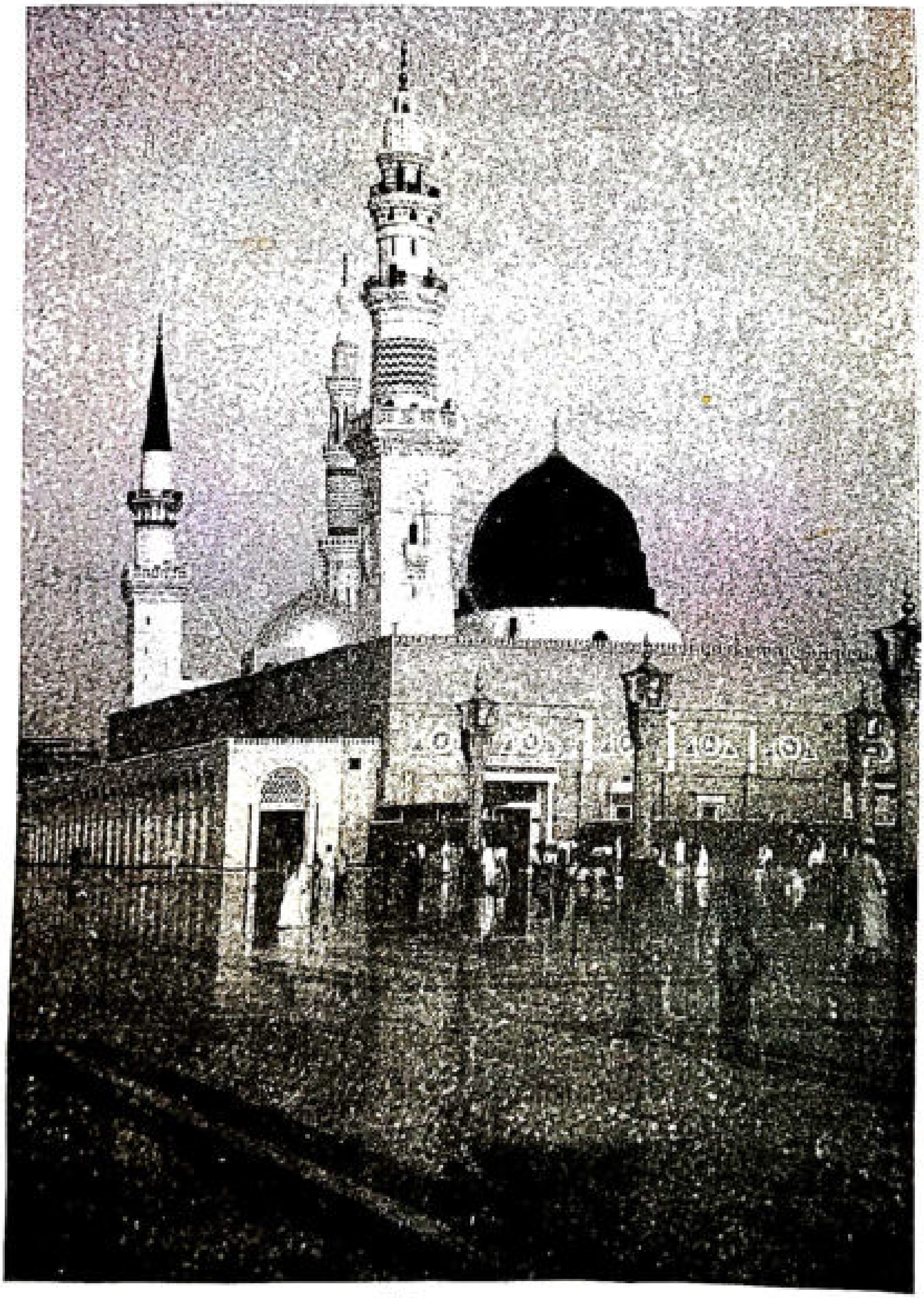

مسجد نبوی ﷺ

۳- آپ ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا اور کوئی نیت نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں اس کی سفارش کروں- دنیا میں کوئی شخص ایسا ہو سکتا ہے جس کو محشر کے ہولناک منظر میں حضور علیہ السلام کی شفاعت کی ضرورت نہ ہو؟ کتنا خوش بخت ہے وہ شخص جس کے لیے حضور ﷺ فرمائیں کہ اس کی شفاعت میرے ذمہ ضروری ہے-

۴- ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو وہ ایسا ہے کہ جیسے میری زندگی میں میری زیارت کی- (رواہ الطبرانی، والدارقطنی والبیہقی، وفی المشکوۃ براویۃ البیہقی)

۵- حضور علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت کے لیے مدینہ نہ آیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا- (روایت ابن عدی)

۶- حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں کی ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا اور آپ جب مدینہ پہنچے تو وہاں کی ہر چیز روشن ہو گئی- حضور علیہ السلام نے فرمایا مدینہ میں میرا گھر ہے اور اس میں میری قبر ہو گی اور ہر مسلمان پر اس کا حق ہے کہ اس کی زیارت کرے- (ابوداؤد)

۷- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

شخص حج کے لیے مکہ جائے پھر میرا قصد کر کے میری مسجد میں آئے اس کے لیے دو حج مقبول کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (الانجاف)

۸۔ محمد بن عبید اللہ بن عمرو العُقبی کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور قبر اطہر کی زیارت کر کے درود وسلام پیش کر کے وہاں ہی الگ ایک جگہ بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار بدوانہ صورت حاضر ہوا اور آ کر عرض کی یا خیر الرسل اے رسولوں کی بہترین ذات اللہ جل شانہ نے آپ پر قرآن پاک میں نازل فرمایا۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا

اور اگر یہ لوگ جنہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا آپ ﷺ کے پاس آ جاتے اور آ کر اللہ جل شانہ سے معافی مانگتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لیے معافی مانگتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا پاتے۔ اے اللہ کے رسول میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اس میں آپ کی شفاعت کا طالب ہوں۔ اس کے بعد وہ بدو رونے لگا اور یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ اے بہترین ذات ان سب لوگوں میں جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئی کہ ان کی وجہ سے زمین اور ٹیلوں میں عمدگی پھیل گئی۔

میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ مقیم ہیں کہ اس میں عفت ہے، اس میں جود ہے، اس میں کرم ہے' اس کے بعد انہوں نے استغفار کیا اور چلے گئے۔ میری آنکھ لگ گئی تو میں نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ آمین فرمایا اس بدو کو بتا کہ میری سفارش سے اللہ جل شانہ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

مدینہ منورہ کے سفر کے لیے آپ کی باری کا وقت آپ کا معلم آپ کو بتائے گا۔ اگر آپ حج کے بعد مدینہ منورہ جا رہے ہیں تو پھر مکہ سے اپنا سارا سامان لے کر چلیں۔ اس لیے کہ واپسی میں آپ کو سیدھا مدینہ منورہ سے جدہ پہنچایا جائے گا اور اگر حج کے ایام سے پہلے مدینہ جا رہے ہیں تو پھر سارا سامان اپنے ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں۔

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ تقریباً 415 کلومیٹر ہے اور یہ فاصلہ طے کرنے میں کم وبیش سات آٹھ گھنٹے لگتے ہیں۔ راستے بھر یہ تصور کریں کہ سلطان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔ دھیان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رکھیں۔ سلام اور درود پاک کا ورد راستہ بھر کرتے جائیں۔

نوٹ:۔ اگر حج سے پہلے مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ آ رہے ہیں تو حالت احرام میں داخل ہونا واجب ہے۔

مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کے بعد ایک دلکش منظر

دربار رسالت کی فضیلت

حج کے بعد ایک مسلمان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کی سعادت حاصل کرے۔ اس لیے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات میں رحمتوں کی سرکار بن کر تشریف لائے جو اللہ کے بعد سب سے عظیم ہستی ہیں، وجہ تخلیق کائنات ہیں، جن پر فرشتے درود بھیجتے ہیں، جن کے ذکر سے دلوں کو سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے، وہ جو دونوں جہان کے بادشاہ ہیں، وہ جن کے در کی گدائی کو بادشاہ ترستے ہیں، دل سوئے مدینہ کھنچا جاتا ہے، مکہ سے مدینہ کا سفر محبت کا سفر ہے، دل کی دھڑکنوں کا سفر ہے، آنکھوں سے رواں آنسوؤں کا سفر ہے۔

جب آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں تو اپنا سامان اپنے ٹھکانے پر رکھیں اگر ممکن ہو تو غسل کریں ورنہ صرف وضو کریں۔ دانت صاف کریں، ستھرا لباس پہنیں، خوشبو لگائیں اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کے ارادہ سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوں۔ راستہ بھر درود پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد کرتے رہیں۔

مسجد نبوی کی فضیلت:- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے کہ وہاں نماز پڑھنا میری مسجد میں سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد پھر درود وسلام پیش کرنے کے لیے آگے جائے۔

مسجد نبوی کے بارے میں حدیث ہے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ تاجدار ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ایسی طرح پڑھے کہ ایک نماز بھی اس کی مسجد سے فوت نہ ہو تو اس کے لیے آگ سے برات لکھی جاتی ہے، عذاب سے برات لکھی جاتی ہے اور وہ شخص نفاق سے بری ہے۔

مقمورہ ومقصورہ شریف: روضہ اقدس کو پیتل کی جالیوں سے اور دیگر اطراف کو لوہے کے جالی دار دروازوں سے بند کر رکھا گیا ہے مقمورہ شریف کی طرف ہر سہ مزارات متبرکہ کے مقابل قریبا" چھ سات انچ قطر کے گول گول سے سوراخ ہیں ایک دروازہ بھی ہے جو مثل تمام دروازوں کے ہر وقت بند رہتا ہے اس عمارت کو مقمورہ شریف کہتے ہیں۔

روضہ اقدس پر حاضری: جب آپ مواجہ شریف (یعنی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کے روبرو آئیں تو جالی مبارک پر پیتل کا گول حلقہ آپ ﷺ کے روئے انور کے سامنے ہے اس کے سامنے ادب سے ہاتھ باندھ کر قبلہ کی طرف پشت کرتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔ نظریں جھکالیں، ادھر اُدھر نہ دیکھیں یہ ادب کے خلاف ہے کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو اس پاکیزہ مقام کے ادب کے خلاف ہو، جالی کے ساتھ لگ کر نہ کھڑے ہوں جالی کو بوسہ دینے اور چھونے کی کوشش بھی نہ کریں اونچی آواز میں کچھ نہ پڑھیں بلکہ دھیمی آواز میں پڑھیں شور غل نہ کریں مختصر یہ کہ وہاں جتنا عجز اور ادب ہو سکتا ہے کیجیے اور سلام پیش کیجیے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ۝
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

ستر مرتبہ پڑھنا بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔

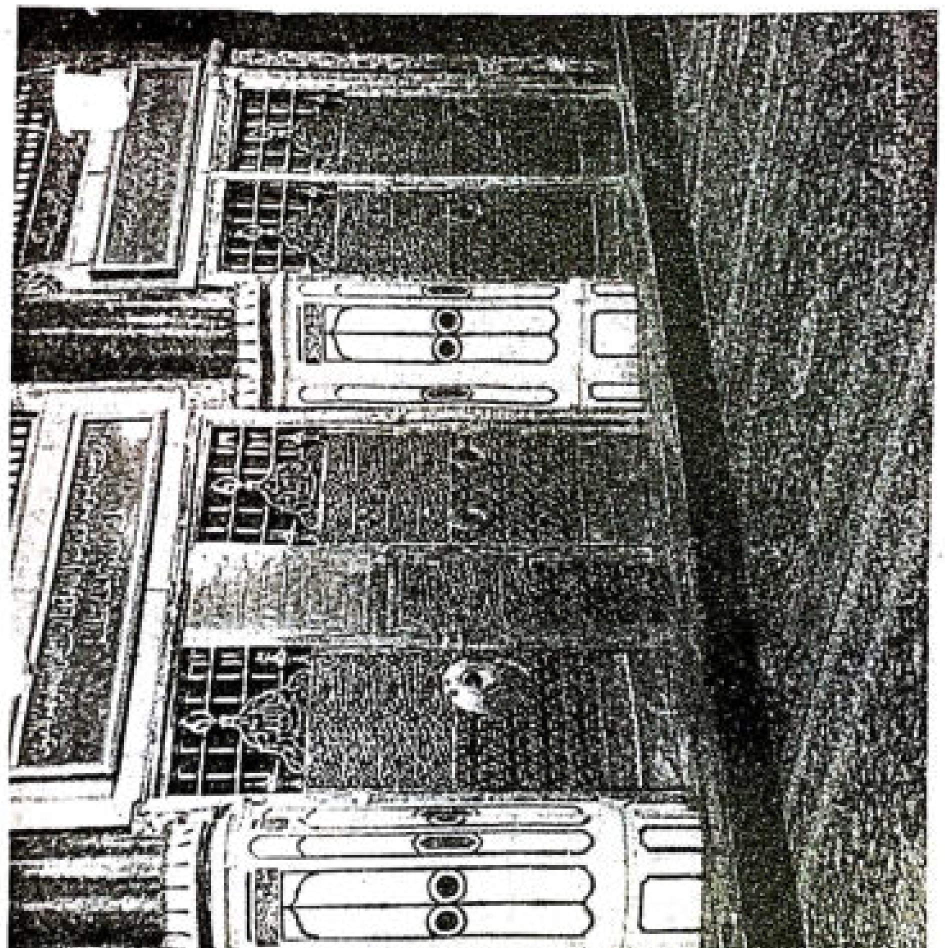

حضور اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی جالیوں کی تصویر

ریاض الجنہ (منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم): مسجد نبوی میں جب آپ باب جبریل سے داخل ہوں گے تو آپ کے بائیں ہاتھ پر ایک حجرہ نظر آئے گا یہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا گھر تھا جب آپ اس کے سامنے سے گزر جائیں تو فوراً بعد بائیں ہاتھ پر مسجد نبوی کا جو حصہ ہے یہ ریاض الجنہ ہے یعنی منبر رسول ﷺ اور قبر شریف کا درمیانی حصہ ریاض الجنہ کہلاتا ہے اس مقام کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک ہے (گھر سے مراد حضرت عائشہؓ کا حجرہ ہے جس میں آپ ﷺ کی قبر شریف ہے اور جو حضرت بی بی فاطمہؓ کے حجرہ کے پیچھے ہے) یہ جگہ درحقیقت جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کیا گیا اور قیامت کے دن یہ ٹکڑا جنت میں چلا جائے گا اسی ریاض الجنہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کا مصلی بھی ہے وہاں کھڑے ہو کر آپ ﷺ امامت کروایا کرتے تھے اس جگہ ایک محراب بنی ہوئی ہے جسے محراب نبوی ﷺ کہا جاتا ہے۔

زیارت ابوبکر صدیقؓ: دو قدم دائیں ہو جائیں اس گول دائرے کے سامنے صدیق اکبرؓ کا مواجہ ہے یہاں بھی سلام پیش کیجئے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّیْقِ خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

زیارت عمر فاروقؓ: مزار صدیق اکبرؓ کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت عمر فاروقؓ کا مزار اقدس ہے۔ یہاں پر بھی سلام پیش کیجئے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اسطوانہ حنانہ: اس جگہ کھجور کا تنا تھا جس پر ٹیک لگا کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام بیٹھتے تھے جب ممبر تیار ہو گیا تو حضور ﷺ اس پر تشریف لے گئے تو اس تنے سے رونے کی آواز آنے لگی اس کی گونج سے پوری مسجد گونج اٹھی آپ ﷺ نے اس پر دست شفقت رکھا تو رونا بند ہو گیا۔

اسطوانہ عائشہ: ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے اس ٹکڑے میں ایک ایسی جگہ ہے کہ لوگوں کو پتہ چل جائے تو لوگ قرعہ ڈال کر اس جگہ نماز پڑھیں، اسطوانہ عائشہ پر جو دعا مانگی جائے دعا قبول ہوتی ہے۔

اسطوانہ ابی لبابہ: اس جگہ حضرت ابولبابہ کی توبہ کا واقعہ ہوا تھا یہاں پر بھی دو رکعت نماز ادا کریں۔

ریاض الجنہ کے ستون

(v) ستون سریر: اس مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے اور رات کو یہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

(vi) ستون حرس: اس مقام پر حضرت علیؓ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی کیا کرتے تھے اس کو ستون علیؓ بھی کہتے ہیں۔

(vii) ستون تہجد: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر فجر کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

یہ وہ متبرک مقامات ہیں جن پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم پڑ چکی ہے موقع ملے تو یہاں سُنن و نوافل ادا کرنے چاہئیں۔

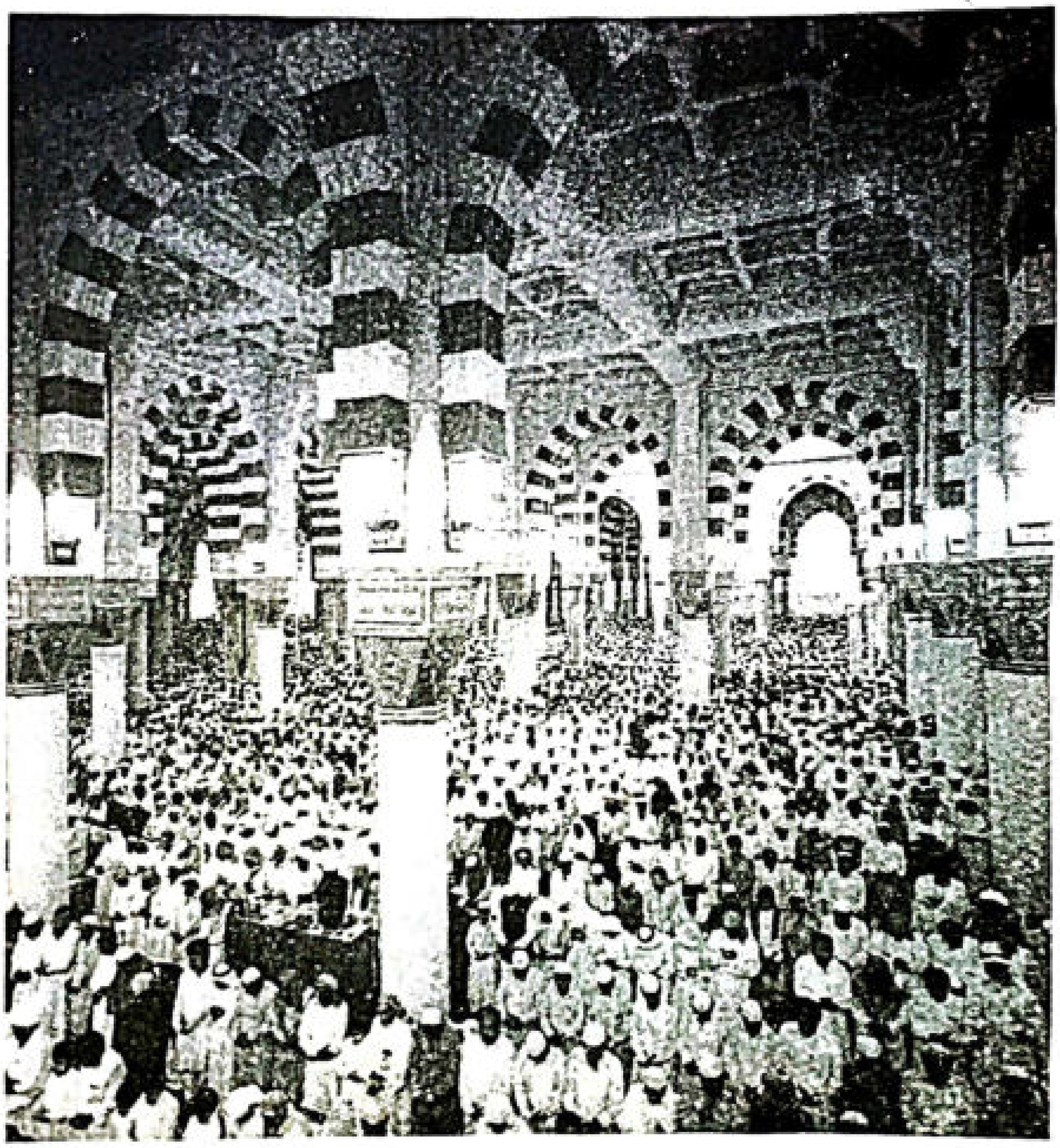

مسجد نبوی ﷺ کا اندرونی منظر

صفہ: صفہ سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرقی کنارے، مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا یہ جگہ اس وقت باب جبرائیل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں محراب تہجد کے بالکل سامنے ۲ فٹ اونچے پیتل کے کڑھے میں گھری ہوئی ہے اس کی لمبائی ۴۰ فٹ اور چوڑائی بھی ۴۰ فٹ ہے اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں اور یہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔ یہاں بیٹھ کر تلاوت قرآن، نوافل، درود وسلام پڑھیں۔

گنبد خضراء: حضرت نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کے اوپر سبز رنگ کا گنبد ہے جس کو گنبد خضرا کہا جاتا ہے۔ جنت کے ٹکڑے میں سفید قالین بچھے ہوئے ہیں یہاں محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نفل ادا کریں جہاں حضرت بلال اذان دیا کرتے تھے وہاں اب بھی اذان دی جاتی ہے وہاں بھی نفل ادا کریں۔ منبر مبارک کے سامنے بھی نفل ادا کریں۔

مدینہ منورہ میں اہم مقامات (زیارتیں)

مسجد قبا: مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر جو آبادی ہے اسے قبا کہا جاتا ہے آپ ﷺ نے مسجد قبا کی بنیاد رکھی تھی اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے یہی مسجد تعمیر ہوئی تھی مسجد قبا میں دو نفل نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ ہر روز صبح کی نماز پڑھ کر قباء میں چلے جائیں وہاں اشراق کی نماز کے ساتھ دو رکعت ادا کریں۔ عمرے کا ثواب مل جاتا ہے۔

مسجد قبلتین: یہ مسجد نبوی ﷺ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے یہ مسجد تاریخ اسلام کے ایک اہم واقعہ کی نشانی ہے ابتدائے اسلام میں مسلمان بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے تقریباً سولہ سترہ ماہ تک ادھر ہی رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے حالت نماز ہی میں اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس سے کعبہ شریف کی طرف پھر جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کی اقتدا میں مسلمان بیت المقدس سے کعبہ کی طرف مڑ گئے اس لئے اس مسجد کو دو قبلوں والی مسجد "قبلتین" کہا جاتا ہے۔

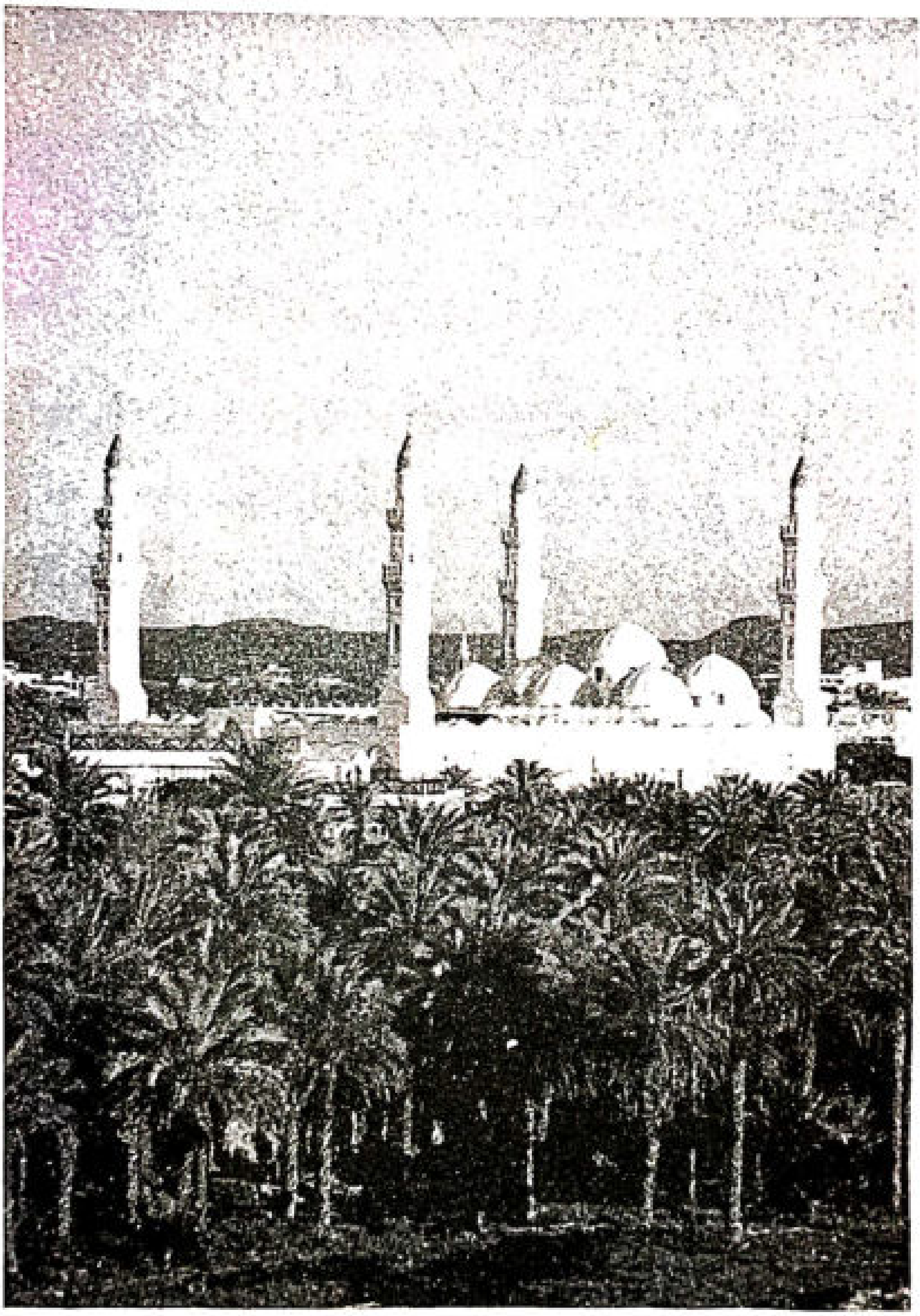

مسجد قبا

مسجد جمعہ: اس مقام پر آپ ﷺ نے نماز جمعہ ادا فرمائی مدینہ منورہ میں یہی آپ ﷺ کا سب سے پہلا جمعہ تھا۔ قبا سے واپسی پر اگر موقع ملے تو دو رکعت نفل ادا کریں۔

مسجد غمامہ: یہ شہر ہی میں حرم نبوی ﷺ کے قریب ہے آپ ﷺ یہاں عیدین کی نماز ادا کیا کرتے تھے اس کو مسجد عصلیٰ بھی کہا جاتا ہے رحمت دو عالم ﷺ نے اس جگہ نماز استسقاء پڑھائی تھی اور اسی وقت بادل نمودار ہو کر بارش ہوئی اسی لئے اس کو مسجد غمامہ (بادل والی) کہا جاتا ہے۔

مسجد ابوبکر صدیق ؓ: مسجد غمامہ کے قریب شمال میں مسجد ابوبکر صدیق ؓ ہے۔

مسجد عمر فاروق ؓ: یہ بھی مسجد غمامہ کے قریب ہے۔

مسجد علیؓ: یہاں حضرت علیؓ نے نماز عید ادا کی تھی یہ مسجد غمامہ کے قریب ہے۔

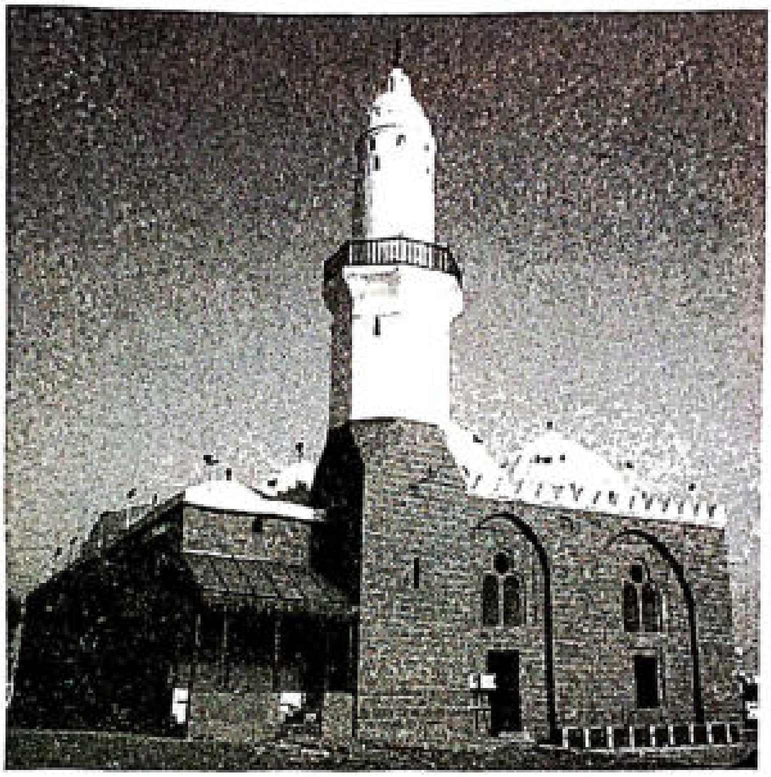

مدینہ منورہ میں مسجد غمامہ

مسجد علیؓ

جنت البقیع: مسجد نبوی ﷺ کے مشرق میں ایک قبرستان ہے جو جنت البقیع کے نام سے مشہور ہے اس میں اکثر صحابہ کرامؓ امہات المومنین، ازدواج مطہرات اور آپ ﷺ کے صاحبزادے، صاحبزادیاں دفن ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد اور نماز عصر کے بعد ضرور حاضری دیا کریں۔

زیارت احد و شہدائے احد: مدینہ منورہ سے شمال کی جانب تین میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ واقع ہے جسے احد کہا جاتا ہے اس کے بارے میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا احد ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم احد سے محبت رکھتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے چچا حمزہؓ اور دیگر شہدائے احد کے مزارات یہاں ایک احاطے میں ہیں۔ جنگ احد اسی جگہ ہوئی تھی تمام شہداء اسی جگہ دفن ہیں۔ ان پر سلام پیش کریں۔ اسی پہاڑ کے بارے میں احادیث میں آیا ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ چاہیں تو یہ پہاڑ میں سونے کا بنا دیتا ہوں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یا اللہ مجھے قبول ہے مگر جنت میں۔

مسجد سقیاء: غزوہ بدر کو تشریف لے جاتے ہوئے آپ ﷺ نے اس

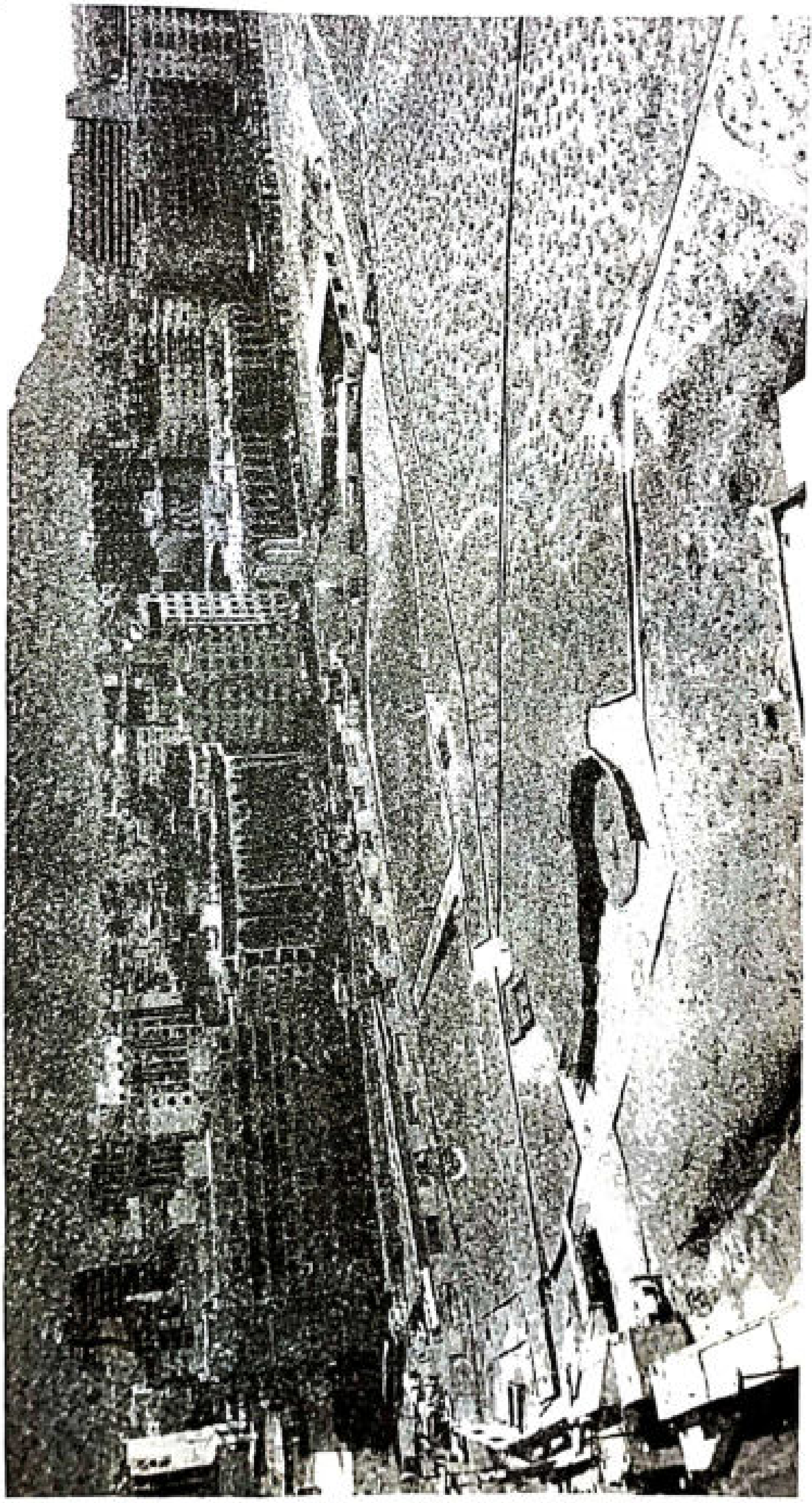

جنت البقیع (مدینہ منورہ کا تاریخی قبرستان)

جگہ جیش بدر کا معائنہ فرمایا تھا اور نماز ادا فرمائی تھی اور اہل مدینہ کے لئے برکت کی دعا فرمائی تھی یہاں مسجد ہے جس کو مسجد سقیاء کہا جاتا ہے۔

مسجد فتح: اس کا نام مسجد احزاب اور مسجد اعلیٰ بھی ہے جبل سلسلے کے مغربی کنارہ پر اونچائی پر واقع ہے یہاں آپ ﷺ نے تین روز رہ کر دعا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح کی خوشخبری سنائی تھی۔ یہ وہی مقام ہے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر ایک پتھر صحابہ کرامؓ سے نہیں ٹوٹ رہا تھا۔ صحابہ کرامؓ نے آ کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پتھر ٹوٹ نہیں رہا ہم بہت پریشان ہیں تو آپ نے لوہے کا ودان لے کر اس پر مارا تو اس سے چنگاریاں نکلیں تو آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا خوش خبری ہو قیصر و کسریٰ فتح ہو گئے۔ اس جگہ یہ معجزہ ہوا تھا۔

اسی جگہ پر ایک صحابی رسول ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر سے کپڑا اٹھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے یہ واقعہ ایک صحابیؓ دیکھ رہے تھے وہ فوراً مدینہ شہر اپنے گھر آ کر بیوی سے پوچھتا ہے کہ گھر میں کیا کچھ ہے بیوی کو سارا واقعہ سنایا تو بیوی نے کہا کہ یہ تھوڑا آٹا جو کا ہے اور

ایک بکری کا بچہ موجود ہے- صحابیؓ نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور روٹی سالن تیار کرنے کا بیوی کو کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی آج آپ ﷺ کی دعوت ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ فلاں صحابیؓ کے گھر دعوت ہے سب نے جانا ہے- صحابی رسول ﷺ نے عرض کی کہ تھوڑا سا سامان ہے صرف حضور والا آئیں لیکن آپ ﷺ نے اپنی رحمت والی چادر عطا فرمائی کہ کھانا تیار کر کے اوپر دے دینا اور نیچے سے سالن روٹی دیتے رہنا- صحابی رسول ﷺ کہتے ہیں کہ تیرہ صد صحابہؓ نے کھانا کھایا تمام اہل خانہ نے کھانا کھایا جب کپڑا اٹھایا تو جتنا پہلے تھا اتنا ہی موجود تھا- یہ معجزہ بھی اسی مقام پر رونما ہوا تھا-

مسجد بنی حرام: مسجد فتح کو جاتے ہوئے جبل سلسلے کی گھاٹی میں دائیں جانب واقع ہے یہاں آپ ﷺ نے نماز ادا کی تھی۔

مسجد ذباب: غزوہ خندق میں آپ ﷺ کا خیمہ یہاں نصب تھا آپ ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

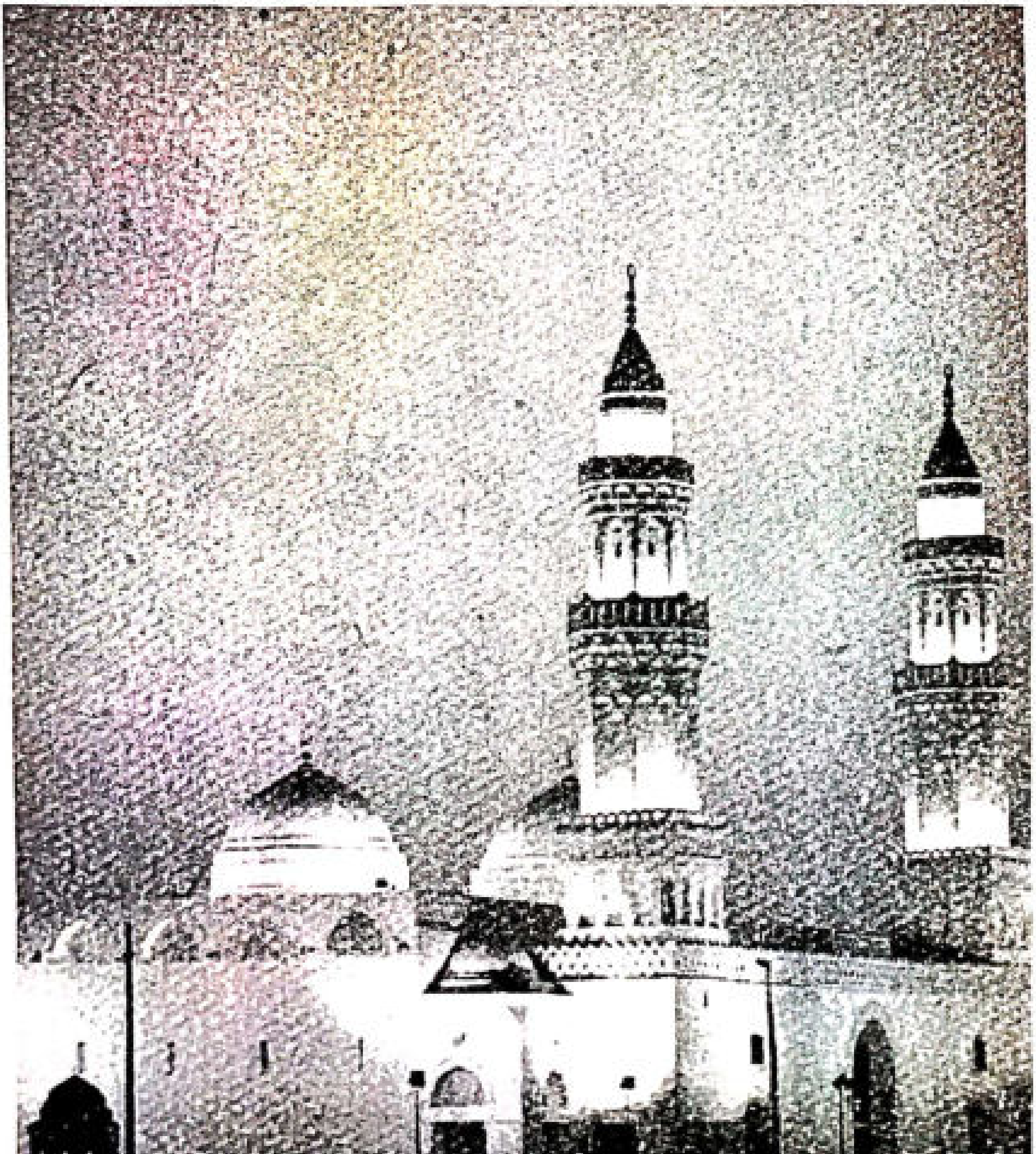

مسجد قبلتین

مسجد الفضیح: عوالی (محلّہ) کے مشرق میں واقع ہے یہودی قبیلہ بنو نضیر کے محاصرے کے وقت آپ ﷺ نے یہاں نماز ادا کی تھی۔

مسجد بنو قریظہ: مسجد فضیح سے مشرقی جانب کے تھوڑے فاصلے پر ہے یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے محاصرے کے وقت اس جگہ آپ ﷺ نے قیام فرمایا تھا۔

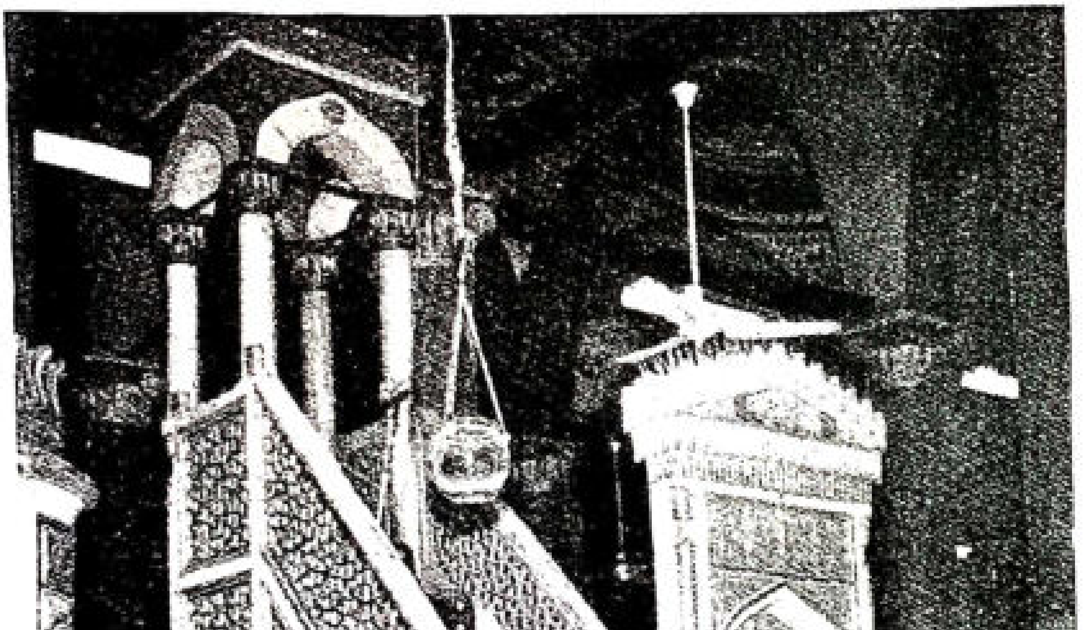

منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

مدینہ شریف سے رخصت' الوداعیہ دعا

آپ مدینہ شریف سے رخصت ہوں تو دو رکعت نماز مسجد نبوی ﷺ میں ادا کریں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر آئیں۔ اپنے والدین' اپنے لیے' اقرباء اور دوستوں کے لیے دعائیں مانگیں۔ آنسو بہائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی دعا کریں اور صلاۃ وسلام پڑھتے ہوئے رخصت ہوں۔

☆☆☆☆☆

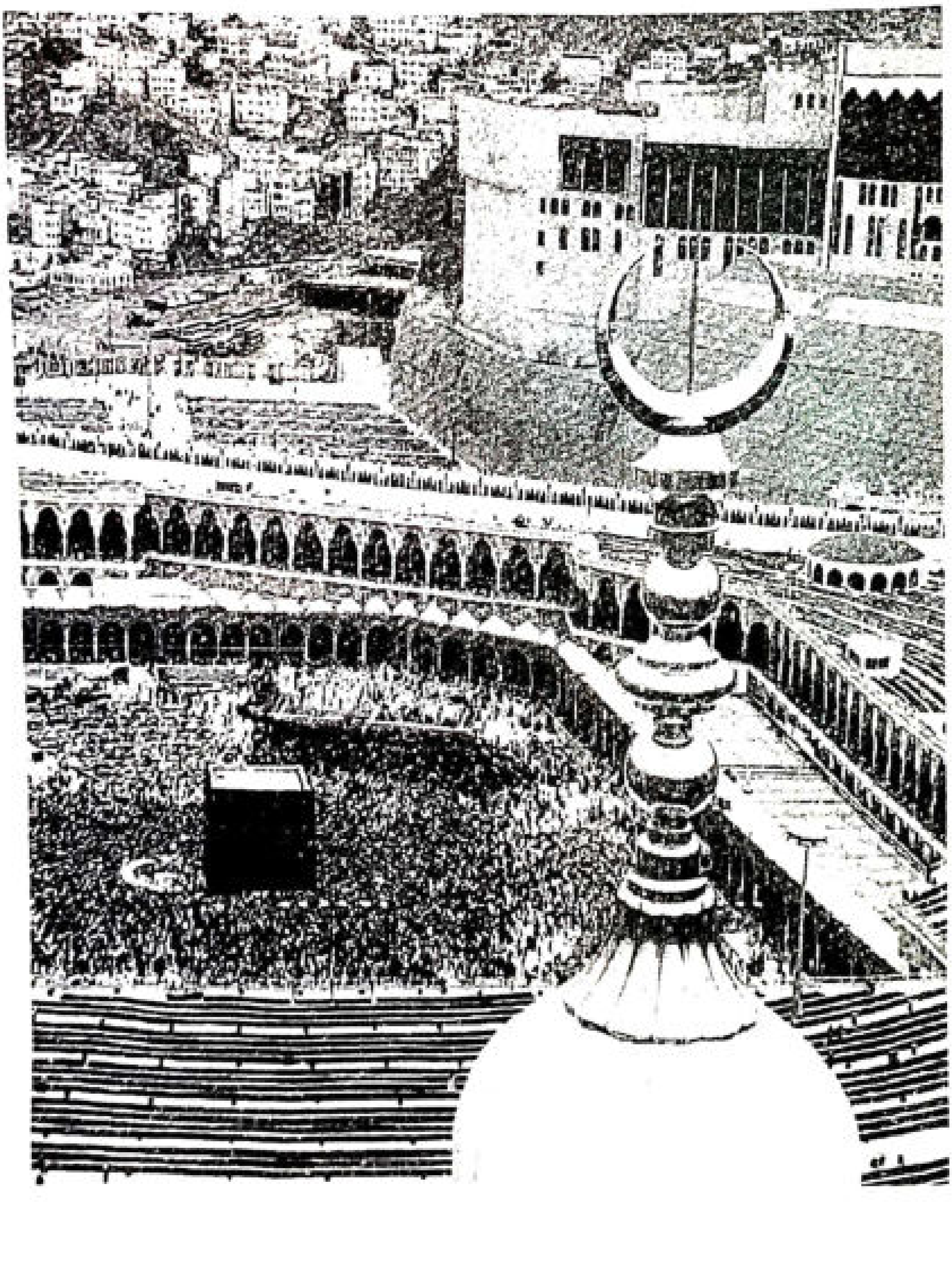

حاجی صاحب اس صفحہ پر اپنے کوائف کا اندراج کرلیں

نام ______________________

ولدیت ______________________

پاسپورٹ نمبر ______________________

گروپ نمبر ______________________

نام گروپ لیڈر ______________________

موسسہ نمبر ______________________

نام معلم ______________________

مکہ مکرمہ میں رہائش کا پتہ ______________________

____

مدینہ منورہ میں رہائش کا پتہ ______________________

____

پاکستان میں رہائش کا پتہ بمعہ فون نمبر ______________________

____

بلڈ گروپ __________ کوئی خاص بیماری ہو تو اس کی تفصیل __________

____

____

قرشی

سارک، مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ میں 6 بین الاقوامی اسناد و اعزازات رکھنے والا

پاکستان کا پہلا اور واحد ادارہ

اسناد/اعزازات	صارفین کے لیے فوائد:
ISO 9001 (UK)	یکساں معیار کی مصنوعات کی تیاری اور ترسیل
ISO 14001 (UK)	ماحول دوست نظام
HACCP (China)	محفوظ ادویات کی ضمانت
ISO 17025 (Norway)	بین الاقوامی نامزدگی برائے معیاری ٹیسٹ
ISO 17025 (PNAC)	ملکی نامزدگی برائے معیاری ٹیسٹنگ
Organic Certification (Holland)	کیمیائی اور زہریلی ادویات سے پاک جڑی بوٹیوں کی کاشت

200 سے زائد نیچرل پراڈکٹس